زادِ سفر

نعتیں

فیاض حسین قاصر فریدی واصفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زادِ سفر

فیاض حسین قاصر فریدی واصفی

ساول سرائیکی ادبی اکیڈمی ڈیرہ شمس رحیم یار خان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : زادِ سفر

مصنف : فیاض حسین قاصر فریدی واصفی

کمپوزنگ وڈیزائننگ : منیر احمد فریدی واصفی

پروفنگ : سراج احمد گل

ایڈیشن : اوّل

سال اشاعت : 2009

ہدیہ :

سرورِ کائنات سرکار محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم

پہ دل کی گہرائیوں سے درود شریف

جھوک فرید ڈیرہ شمس، تحصیل وضلع رحیم یار خان

نسخہءِ مخدومی (سیف الملوک) کے خالق

جناب مخدوم محمد بخش صاحبؒ

کے نام

ہے وجود ہستی ظہور تیرا	10
اے خدا پیارے خدا یہ التجا ہے التجا	11
میرا کون ہے تیرے سوا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ	12
غیر کو رہنے دے اپنے دلرُبا کی بات کر	14
ہے التجا آقا میرے ارماں ہے پیارے مصطفیٰ ﷺ	16
جز الفتِ نبی ﷺ کے ہے بے کار زندگی	17
حوریں مانگی ہیں نہ جنت مانگ رہا ہوں	18
تمہیں میرے مالک تمہیں میرے مولا	19
غلام ہوں غلام ہوں آقا تیرا غلام ہوں	20
میرے ماہ وسال گزریں تیری نعت لکھتے لکھتے	21
ہوتی رہے یہ نظرِ عنایت کبھی کبھی	23
کرم فرماؤ رسولِ عربی ﷺ	25
کرو وردسارے مدینہ مدینہ	27
اے کاش میرا بھی تو کچھ ایسا مقدر ہو	28
مدینے کے والی بلاؤ مدینے	29
حاجیو! میری جا کر کہنا بات مدینے میں	31
سرشار میری آنکھ شوقِ دیدار میں	32
شب کو چاند اور تاروں سے کر کر کے تیری باتیں	33
دل تمہاری یاد میں یوں بیقرار ہوتا رہے	34
خدا کرے کہ غم بڑھے یہ دل میرا آباد ہو	35
تیری جستجو میں دیوانے ہوئے	36
آقا ﷺ تیری جو دید ہو جائے	37

بن رہی ہے آج بگڑی بات پھر 38
مہکی مہکی ہیں گلیاں ساری...... 39
جلوہ دکھادیا کہ مقدر جگادیا 41
کیوں نہ پھر مست تیرا مستانہ رہے 42
جانِ جہاں خیرالوریٰ تیرے میں صدقے مصطفیٰ ﷺ 43
اے میرے آقاؐ پیارے نبی ﷺ مصطفیٰ ﷺ 45
سناؤ سناؤ ثناءِ محمد ﷺ 47
ورد تیرا میں کرتا رہوں رات دن 48
دِل میں تیرا خیال جو بھی پاتا ہوں میں 49
عشق میں یہ زندگی میری تمام ہو 50
میرے دل میں میرے دلبر میرے منٹھار رہتے ہیں 51
بے شک ہے مجھ پہ نظرِ عنایت حضور ﷺ کی 52
بس جاتی ہے دل میں 55
تیرے نام پر مٹا ہوں 56
مدت ہوئی آپؐ کے دیدار کو 58
کس اُوج پر اُن کے ستارے ہوں گے 59
لے پیار سے جو تیرا نام 61
خُدا خُدا کرے اور نبی ﷺ نبی ﷺ نہ کرے 62
گر تم نظر میں آنا چاہو 63
جو بھی مبتلاءِ حُبِ حبیبؐ ہے 64
جس آدمی کا آقا ﷺ 66
سرمایہء ایمان ہے 67

یہی میرا ایمان - یہی میری جنت	69
جس دل میں محمد ﷺ نہ ہوں	71
سب کو پیارا کیوں نہ ہو	73
نہیں عرض کوئی ان گزارشات کے سوا	74
کروں تو کروں میں بات نبی ﷺ کی	76
اتنا کرم تو مجھ پہ	78
یوں تیری آقا ثناء کروں میں	79
مجھ دان آقا اپنی یاد کیجیئے	81
احسان ہے یہ مجھ پر سرکار محمد ﷺ کا	82
ہو گئی ہے نام سے تیری محبت	84
اتنا کرم تو مجھ پر ضرور کیجیئے	86
کروں مولا ایسی تیری جستجو	87
بے چین دلوں کے ہیں قرار محمد ﷺ	88
مضطرب ہے دل	90
ہوتا ہے جس پر کرم آپ ﷺ کا	91
ہجر میں جو آپؐ کے	92
کیا ہو عشق جس نے	93
آج برسا ہے پھر	94
اسی لیے تو میں رنج والم سہتا ہوں	95
کرم ہو کہ تم اب تیرے ہیں	96
جب تلک مولا میرے	98
میری زباں سے ہو سکے	99

حد سے بڑھ کر مجھ پہ	100
فہم اور ادراک سے بعید ہے	102
رہیں گے نہ سدا ہم دور کبھی	103
یوں مجھ پہ تیری نظر نہ ہوتی	104
جب مہرباں مجھ پہ ہیں میرے نبی ﷺ	105
آباد ہے جو دِل	106
ساتھ جس کے تمہارا کرم ہو گیا	107
جب سے تیری مہربانی ہوئی	108
یا نبی ﷺ جن کو ملے ہیں	109
بلندی سے بھی بالاتر وہ ہوا ہے	110
ایسا کریم اور نہ رحمٰن ہے کوئی	111
آئے نہ کچھ زباں پہ تیرے نام کے سوا	112
سب سے ہے یہ دلربا اور سب سے	113
آتی ہے بار بار یہ صدا مدینے	114
جاہ حشم درکار ہے نہ لعل و گوہر چاہئے	116
کیوں طلب ہو پھر جلال و جاہ کی	117
قصر و ایواں حور و غلماں نہ ہی جنت چاہیئے	118
اہل زر ہوں اور نہ کوئی حسیب ہوں	119
نہ ہے خواہش مال و زر کی	120
شاہی نہ ہی کچھ لعل گہر مانگ رہا ہوں	121
لعل و گوہر نہ مجھ کو زر و مال چاہئے	122
مجھ گنہگار کو سینے سے لگائے رکھنا	123

نہ زاہد واتنے اتراؤ	124
تمہیں اپنے عمل کا اور عبادت کا سہارا ہے	126
نہ ہی زاہد نہ عابد ہوں	127
اُلفت کا میرے آقا تو آپ بھرم رکھنا	128
شب و روز مجھ پہ ہی رحمت تیری ہے	129
جب تلک ہے دم میں دم	131
کام آتا ہی نہیں	132
نہ مہرباں وہ کم ہیں	133
گنوں بھی تو تیرے	134
صد شکر میں آپؐ کے	135
جس کے دل میں حضورؐ رہتے ہیں	136
یہ ہے خواہش میری یہ ہے میری طلب	137
خدایا کردے پاک میرا سینہ	139
تسکینِ قلب و جاں ہیں وہ	140
دل کی دھڑکن پکارے نبی ﷺ نبی ﷺ	142
میرے نبی ﷺ کا میری زباں پر جو نام آئے	143
تیرے لطف و کرم کی انتہا ہو رہی ہے	144
اُتر رہی ہے نعتِ سرور	145
خدایا تجھے ہے واسطہ محمد ﷺ کا	146
بس مدینہ ہی میرا مقدر رہے	147
میٹھے مدنی کے در تیری کیا بات ہے	148
نظرِ کرم فرمایئے میرے حضور ﷺ	149

بٹھا دو میرے دل میں عکسِ مدینہ	150
ہے خواہش ازل سے مدینے کو جاؤں	151
شاہِ مدینہ دیجیے اجازت مدینے کی	152
آمنہؓ کے پھول پیارے رسول ﷺ	154
ہے صبح و مساء جستجوئے مدینہ	156
تم تہمتیں لگاتے جاؤ	157
نجف ہو کربلا ہو	159
علیؑ کی جو مدح سرائی کریگا	161
کیسے ملے گا وہ میرے نبی ﷺ سے	163
جس قافلے کا دوستو! ابنِ علیؑ سالار ہے	164
جو مبتلائے محبتِ مولا علیؑ رہے	165
دکھوں نے اگر ہے تجھ کو تو جا قلندرؒ کی بارگاہ میں	166
ہر دم ہے میرے دل میں چاہت فریدؒ کی	168
بے شک بے نشاں و بے نام ہوں	169
میرے آقا میرے رہبر میرے خواجہؒ	170
پھر بُلا کے مجھ کو قدموں میں	172
اتنا کرم تو مجھ پر مولا ضرور ہو	173
کھینچ لاتی ہے ہمیں الفت حسینؑ کی	174

حمد باری تعالیٰ

ہے وجودِ ہستی ظہور تیرا
ہر سو پھیلا ہے نور تیرا

معبودِ ہستی فقط تو ہی ہے
ہے لَا اِلَہ' منشور تیرا

ذرہ ذرہ ہے تیرا ذاکر
ہیں ذکر کرتے طیور تیرا

ہے شکلِ انساں میں جلوہ گر تو
کرم بہت ہے وفور تیرا

یہ بندہ قاصر کرم کا طالب
ہے نام رحیم و غفور تیرا

☆☆☆

اے خدا پیارے خدا یہ التجا ہے التجا
ذکر ہو تیرا زباں پر دل میں وردِ مصطفیٰؐ

مانگتا مولا نہیں ہوں تجھ سے میں حور و بہشت
بس یہ حسرت ہے محمد ﷺ کی غلامی ہو عطا

پڑھتا ہے ہر دم محمد ﷺ مصطفیٰؐ پر جو درود
ہیں اُسی پہ خوش محمد ﷺ ، اُس پہ ہے راضی خدا

جلوۂ حق دیکھنے کی تاب ہے کس کو بھلا ؟
شوقِ دید ہے جسے وہ دیکھے روئے مصطفیٰ ﷺ

ہے میرا ایمان یہ کہتا ہے قاصر برملا
نہ محمد ﷺ ہے خدا اور نہ خدا اِس سے جدا

☆☆☆

میرا کون ہے تیرے سوا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ
تُو ہی تو ہے مرا آسرا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

تیرے در سے ہے مجھے لَو لگی میری جنت ہے تیری گلی
کعبہ مرا تیرا نقشِ پاء یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

تیرے دم سے ہی میری بات ہے ورنہ کہاں اوقات ہے
رحمت تیری سایہ تیرا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

میری جان ہو محبوب ہو میری طلب و مطلوب ہو
منزل میری میرا مُدعا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

تیرا شوق ہے میری زندگی تیرا عشق ہے میری بندگی
اِس کے سوا چاہوں میں کیا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

زر چاہوں نہ چاہوں زمیں، میں تو فقط چاہوں تمہیں
در کی غلامی ہو عطا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

تجھے چھوڑ کر جاؤں کہاں تو جاں میری جانِ جہاں
سب کچھ مرا تجھ پہ فدا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

میرا دین میرا ایمان ہو معراج ہو عرفان ہو
قوسین ہو میرے منتہیٰ ، یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

پوچھیں گے جب منکر نکیر، کہوں گا ہوں میں بے شک حقیر
مگر سُنو ہے وِرد مرا، یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

آئے گی جب ایسی گھڑی ، ہوگی اجل آگے کھڑی
ایسے میں ہو لب پہ صدا یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

نہ پاس ہے زادِ سفر، محشر میں بھی مجھ پہ مگر
نظرِ کرم کرنا ذرا ، یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

حسرت ہے یہ روزِ جزا ، مجھ سے کہے میرا خُدا
آ تو بھی قاصرؔ پھر سُنا ، یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆

غیر کو رہنے دے اپنے دلربا کی بات کر
جانِ جہاں کی بات کر حُسنِ خدا کی بات کر

وہ ذکر کر کہ جس میں ہے شریک لاشریک بھی
لے وردِ احمدؐ کے مزے تو مصطفیٰ ﷺ کی بات کر

چھوڑ دے دنیا کی تُو اب رفعتوں کو چھوڑ دے
قوسین کا تُو حال دے اور منتہیٰ کی بات کر

سُن کر سدا جس کی ثناء محظوظ ہوتا ہے خُدا
نعتِ نبی ﷺ پڑھ کر امام الانبیاءؐ کی بات کر

غیر سے دامن بچا، بس اُنؐ سے اپنی لَو لگا
یٰسین کے سہرے سُنا، خیر الوریٰؐ کی بات کر

پری چہروں کو چھوڑ تُو، مُنہ صنم کدوں سے موڑ تُو
واللّیل زلف کا سنا رُخِ والضحیٰ کی بات کر

یہی نسخۂ اکسیر ہے اور یہی درسِ شبیرؑ ہے
چھیڑ ذکر لا اِلٰہ، صلِّی عَلٰی کی بات کر

پا نا چاہو جو تم خدا ہو راضی تجھ پہ مصطفیٰ ﷺ
آلِ نبی ﷺ سے دل لگا علی مُرتضیٰ کی بات کر

نہ وقت یوں برباد کر دِل عشق سے آباد کر
چوم چوکھٹِ رسول ﷺ شہہ دوسریٰ کی بات کر

چھوڑ قصے مجاز کے کر تذکرے اب حجاز کے
لِکھ شاہِ حُسن کی خوبیاں نُورالھدیٰ ﷺ کی بات کر

کیا غرض قاصر تجھے کسی حور و جنت سے ارے
شاہانِ دُنیا چھوڑ دے طیبہ کے شاہ ﷺ کی بات کر

☆☆☆

ہے التجا آقا میرے ارماں ہے پیارے مصطفیٰ
لب پہ نہ آئے ذکر کوئی ذکر تیرے کے سوا

ورد بھی تیرا کروں اور ذکر بھی تیرا کروں
تیری ہی نعتیں لکھوں ہر دم کروں حمد و ثناء

جینا ہو تیرے عشق میں مرنا ہو تیرے عشق میں
ہے یہی میری تمنا بس یہی ہے مُدعا

جاگوں تو تیرا خیال ہو سوؤں تو تیرا ہو وصال
پل پل تیرا جمال ہو پل پل رہے تیری عطا

تیری طلب حضورؐ ہو خواہش نہ قصر و حور ہو
اتنا کرم ضرور ہو غلام ہو قاصر سدا

☆☆☆

جز اُلفتِ نبیؐ کے ہے بے کار زندگی
بے کیف زندگی ہے بے قرار زندگی

سجدوں میں ہے سکوں نہ عبادت میں رنگ ہے
تیری نہ ہو نظر تو ہے بیمار زندگی

تیرےؐ ہی صدقے میں ہیں معزز و محترم
جز آپؐ کی رحمت کے ہے خوار زندگی

اپنا خیال دیجیئے آقاؐ شوق دیجیئے
بن آپؐ کی چاہت کے ہے دشوار زندگی

جس میں نہ تیرا شوق ہو وہ زندگی نہیں
تیری طلب ہو جس میں وہ درکار زندگی

اُن کیلئے قیامتیں جو بھی تیرے نہیں
نسبت ہے تجھ سے جس کی وہ ہے پار زندگی

قاصرؔ وہ خوش نصیب ہے اور کامران بھی
عشقِ نبیؐ میں جو ہے اشک بار زندگی

☆☆☆

حوریں مانگی ہیں نہ جنت مانگ رہا ہوں
میں تو آپؐ سے آپؐ کی الفت مانگ رہا ہوں

نہ چاہوں شاہوں کی نسبت نہ قاروں کی دولت
میں تو مولا تیری قربت مانگ رہا ہوں

ہو جائے دشمن جو زمانہ کچھ بھی خوف نہیں ہے
آپؐ سے آپؐ کے درد کی دولت مانگ رہا ہوں

نہ ہی کچھ الطاف و عنایت نہ ہی فقر و ولایت
رحمتِ عالمؐ تیری رحمت مانگ رہا ہوں

دیکھ کہیں دیوانہ تیرا لوگ مجھے ......
تیرے عشق میں ایسی حالت مانگ رہا ہوں

تُوؐ ہی تُوؐ ہو ہر لمحہ بس نظروں میں
شوق ہوا یسا ایسی نسبت مانگ رہا ہوں

کانٹے ڈالے راہ میں کوئی پتھر بھی برسائے
میرے آقاؐ تیری سنت مانگ رہا ہوں

اب تو کرم ہو قاصرؔ پہ طیبہ جائے
عرصہ گزرا اُن سے اجازت مانگ رہا ہوں

☆☆☆

تمہیں میرے مالک تمہیں میرے مولا تمہیں مصطفیٰؐ ہو تمہیں مجتبیٰؐ ہو
تمہیں میرا رستہ تمہیں میری منزل تمہیں میرے رہبر تمہیں رہنما ہو

تیرے آستاں پہ جُھکے میری مستک تیرا آستاں میرا مقصود و حاصل
قدم ہیں تمہارے حرم میرے آقاؐ تمہیں شوق میرا ہو کعبہ میرا ہو

تو ہی چین میرا تُوؐ ہی عین میرا متاعِ محبت ہو تو سین میرا
تمہیں صدقہ حسنینؓ کا میرے مولاؐ کبھی تو مجھے اپنا جلوہ عطا ہو

میں غیروں کے احسان کیونکر اُٹھاؤں سدا تم پہ آقاؐ میں قربان جاؤں
تمہیں میرے دل میں بسے مصطفیٰؐ ہو تمہیں میرے دلبر تمہیں دلرُبا ہو

جسے چاہا اپنا بنایا تمہیں نے کنارے سفینہ لگایا تمہیں نے
تیرے در جو آیا تو سینے لگایا نہیں دیکھا کوئی بھی جتنا بُرا ہو

ہے اعزاز میرا غلامی تمہاری تیرا ورد لب پر ہی رہتا ہے جاری
تمہیں میری حسرت تمنا تمہیں ہو تمہیں میری نسبت تمہیں آسرا ہو

مسلسل کہے ہے یہ قاصر کمینہ تیرے عشق میں ہو میرا مرنا جینا
تیراؐ غم ہے تیراؐ کرم میرے ہمدم مجھے اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا ہو

☆☆☆

غلام ہوں غلام ہوں آقاؐ تیراؐ غلام ہوں
چوکھٹ تیری کو چومتا لیتا تمہاراؐ نام ہوں

شوق تیراؐ مجھ پہ طاری ہر گھڑی ہوں عشق میں
اِس خیالِ بندگی میں غرق صبح و شام ہوں

فتوے لگا اب شوق سے قاضی تُو مجھ پہ شرک کے
درود میرا ورد ہے پڑھتا صلوٰۃ سلام ہوں

ہاں مئے کشی کی تہمتیں مجھ پر لگا تُو شیخ جی
مئے خانہءِ حبیبؐ سے پیتا میں حُب کا جام ہوں

لالچ نہ ہے فردوس کی چاہت نہ قصر و حور کی
آقاؐ تمہارے نام پہ میں بِک گیا بے دام ہوں

آقاؐ تمہارے عشق میں مجھ کو ملی تسکین ہے
اب نہ کوئی ہے فکر و غم نہ ہی میں بے آرام ہوں

ہے حسرتِ قاصرؔ فقط قائم ہو نسبت آپؐ کی
مطلوب ہے نہ مال و زر نہ طالبِ انعام ہوں

☆☆☆

میرے ماہ و سال گزریں تیری نعت لکھتے لکھتے
یونہی عمر بیتے آقاؐ تیرا ذکر کرتے کرتے

تیری محفلیں سجاؤں، تیرے جشن بھی مناؤں
اِسی طرح ہو قیامت تیرا ذکر سنتے سنتے

دن گزریں اور راتیں، نہ ہوں ختم تیری باتیں
میرا لمحہ لمحہ گزرے تیری بات کرتے کرتے

نہ مانگوں حور و جنت، بس دل میں ہے یہ حسرت
مجھے موت آئے آقاؐ تیرا ورد پڑھتے پڑھتے

بنوں غوث نہ قطب میں، شہبازؒ اور نہ داتاؒ
میری زندگانی گزرے تیرے پاؤں گرتے گرتے

ارماں یہ مچلیں سینے، پہنچوں ابھی مدینے
کہیں رہ نہ جاؤں آقاؐ یونہی آہیں بھرتے بھرتے

میں سگِ درِ نبیؐ ہوں، اور گدا درِ علیؓ ہوں
میرا دم بھی نکلے مولاؐ تیرے در پہ جھکتے جھکتے

آئے جو وقتِ نزع، دیکھوں میں تیرا جلوہ
تیرا نام ہو زباں پر میرے مولا مرتے مرتے

جسے عشقِ مصطفیٰ ہے، اُس کی یہی دُعا ہے
نہ تمام یہ سفر ہو نہ میں تھکوں چلتے چلتے

قاصر کی ہے یہ حسرت جلوہ کرو عنایت
کہ نہ آس ٹوٹ جائے تیری راہ تکتے تکتے

☆☆☆

ہوتی رہے یہ نظرِ عنایت کبھی کبھی
ملتی رہے دلوں کو یہ راحت کبھی کبھی

آ جائے گا سکوں دلِ بے قرار کو
ہوتی رہے جو آپؐ کی زیارت کبھی کبھی

تشریف آپؐ اُس گھڑی لاتے ہیں بالیقیں
ملتی ہے جب بھی ذکر میں لذت کبھی کبھی

رُکتی نہیں زباں محمد ﷺ کے ورد میں
ہوتی ہے مہربان بھی قدرت کبھی کبھی

قدموں میں تیرے سر ہو میرا چشم تر بھی ہو
اشکوں سے پھر کروں میں تلاوت کبھی کبھی

میں بھی رہوں مدینے دِل میں رہے مدینہ
میسر ہو مجھ کو یہ بھی سعادت کبھی کبھی

بڑھ بڑھ کے تھام لو تم سب دامنِ نبیؐ کو
آتی ہے ایسی ہاتھ میں صورت کبھی کبھی

لکھ سکتے ہو تو لکھ لو نعتیں رسول ﷺ کی
ملتی ہے زندگی میں یہ مہلت کبھی کبھی

قاصر یہ خواب، خواب ہیں رہتے نہیں سدا
بنتے ہیں ایسے خواب حقیقت کبھی کبھی

☆☆☆

کرم فرماؤ رسولِ عربی ﷺ
در پہ بلاؤ رسولِ عربی ﷺ

تڑپتی ہے جبیں چومنے کو
سنگِ در دکھاؤ رسولِ عربی ﷺ

کوئی سایہ نہیں سر پہ میرے
کملی میں چھپاؤ رسولِ عربی ﷺ

دنیا کا ہوں دھتکارا ہوا میں
گلے سے لگاؤ رسولِ عربی ﷺ

سمجھتا نہیں کوئی بھی اپنا
مجھے اپناؤ رسولِ عربی ﷺ

نہیں پاس میرے کوئی عمل بھی
مجھ کو بچاؤ رسولِ عربی ﷺ

مشکل میں ہے اُمت تیری
دکھڑے مٹاؤ رسولِ عربی ﷺ

اس کے سوا نہ خواہش کوئی
جلوہ دکھاؤ رسولِ عربی ﷺ

خطائیں بہت ہیں قاصر ہوں آقا
جیسا ہوں نبھاؤ رسولِ عربی ﷺ

☆☆☆

کرو دور دسارے مدینہ مدینہ
چلو غم کے مارے مدینہ مدینہ

ہمارا نہ دنیا میں ہے کوئی آقاؔ
ہیں مدنیؔ ہمارے مدینہ مدینہ

میں جاؤں مدینے میں دیکھوں مدینہ
میرا دل پکارے مدینہ مدینہ

ہیں رشکِ ارم چل کے دیکھو ذرا تم
سماں بھی نظارے مدینہ مدینہ

سرِ عرش یہ کہہ رہے ہیں ملائک
حسیں چاند تارے مدینہ مدینہ

رہے گی نہ مشکل تمہیں پھر کوئی بھی
پکارو بے چارے مدینہ مدینہ

اے قاصرؔ تجھے وہ نہ چھوڑیں گے ہرگز
ہیں آقاؔ تمہارے مدینہ مدینہ

☆☆☆

اے کاش میرا ابھی تو کچھ ایسا مقدر رہو
گلیاں ہوں مدینے کی قاصؔر یہ گداگر ہو

جس قافلے میں جاؤں میں سوئے حرم یارو
اُس قافلے والوں کا شبیرؓ ہی رہبر ہو

احسان اُٹھاؤں نہ کسی اور کا ئیں ہرگز
گھبراؤں نہ مشکل میں میرا تکیہ تجھیؐ پر ہو

تیرے قدموں میں کھو جاؤں اسطرح میرے آقاؐ
نہ محسوس کرے کوئی نہ ہی مجھ کو خبر ہو

ہٹ جائیں یہ سب پردے اُٹھ جائیں حجاب اکثر
نظروں سے ملیں نظریں وہ لمحہ میسر ہو

جام ایسا پیوں آقاؐ رہے ہوش نہ کچھ ہرگز
جب ہوش میں آؤں تو آگے میرے محشر ہو

زندہ رہوں جب تک بس تیرا ہی تصور رہو
جب وقت نزع آئے قدموں میں تیرے سر ہو

اپنی ہی غلامی میں رکھ لیجیئے قاصؔر کو
بیشک میرے دامن میں نہ کچھ لعل و گوہر ہو

☆☆☆

مدینے کے والی بلاؤ مدینے
میری عید آقاؐ کراؤ مدینے

پیاسا ہوں مدت سے دیدار کا
میری تشنگی کو مٹاؤ مدینے

میں بے کار ہوں آقاؐ وسیلہ نہیں ہے
مجھے جامِ کوثر پلاؤ مدینے

میں لائق نہیں ہوں مگر میرے آقاؐ
مجھے پاس اپنے بٹھاؤ مدینے

نہیں میری اوقات نہ ہے تقاضا
بصدقہ حسنؓ کا بلاؤ مدینے

ارے غم کے مارو نہ رنجیدہ ہونا
یہ دکھ درد اپنے سناؤ مدینے

اگر بندگی کا مزا چاہتے ہو
جبیں اپنی جا کر جھکاؤ مدینے

اگر رب مہرباں ہو جائے تو پھر
وہ کہتا ہے اُس کو لے آؤ مدینے

سیاہ کار ہوں میں کدھر جاؤں گا اب
مجھے کملی والے چھپاؤ مدینے

پسِ مرگ میری وصیّت ہے قاصرؔ
کہ میّت کو میری لے جاؤ مدینے

☆☆☆

حاجیو! میری جا کر کہنا بات مدینے میں
کب گزریں گے میرے بھی دن رات مدینے میں

لے لو میرے جیون کو اے اہلِ مدینہ تم
رہنے بھی دو اب تو کچھ ساعات مدینے میں

اِک بوند سے دُھلتے ہیں عصیاں و گناہ سارے
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

جنت میں نہ آئے گا اِک پل بھی سکوں اُن کو
جس نے بھی گزارے ہیں لمحات مدینے میں

اِک سجدے کے بدلے میں صدیوں کی عبادت ہے
شبِ قدر سے بڑھ کر ہے ہر رات مدینے میں

آؤ کہ بھریں دامن کافی ہے کرم اُنؐ کا
بٹتی ہے کرم کی بس خیرات مدینے میں

رکھتی ہے مجھے قاصر بے چین یہی حسرت
رو رو کے سناؤں میں یہ نعت مدینے میں

☆☆☆

سرشار میری آنکھ شوقِ دیدار میں ہے
آپؐ آئیں نہ آئیں آقاؐ دل انتظار میں ہے

کوئی وعدہ نہ پیماں نہ تسلی نہ گماں
پھر کیوں نظر میری بچھی آمدِ یار میں ہے

کوئی غم ہے کبھی تو کوئی ستم ہے مجھ پر
بے چین طبیعت میری پھر کیوں قرار میں ہے

نہیں ہرگز سمجھ آتی اس بات کی مجھ کو
خزاؤں میں دل کیوں اُمیدِ بہار میں ہے

کیا کیا کرم کیے ہیں سرکارؐ نے مجھ پر
افسردہ دل میرا اکثر اِس شمار میں ہے

موت کی دھمکیاں تو بے اثر ہیں قاصرؔ
میری جاں تو جانِ جہاں میرے دلدار میں ہے

☆☆☆

شب کو چاند اور تاروں سے کر کر کے تیری باتیں
تیری فرقت میں کاٹی ہیں لمبی لمبی راتیں

تیرے ملنے کی رُت آئے چھم چھم نیناں برسیں
میرے من میں برسیں واللہ بن بادل برساتیں

چھپ چھپ کے یوں آہیں بھرنا آہ وفغاں نہ کرنا
دردِ جگر اور سوز والم سب پریت کی ہیں سوغاتیں

غم اور خوشی سے اپنا ناطہ کب کا ٹوٹ چُکا ہے
ماتم برپا ہوں یا گھر میں اُتریں پھر باراتیں

پاس نہیں ہیں صوم وصلوٰتیں حج زکوٰۃ اور روزے
زادِ سفر قاصر کا ہے بس آقاؐ کی چند نعتیں

☆☆☆

دل تمہاری یاد میں یوں بیقرار ہوتا رہے
مجھ کو ہر لمحہ تمہارا انتظار ہوتا رہے

یوں سجے محفل تمہارے ذکر کی
پیش درود و سلام بے شمار ہوتا رہے

یہ تقاضا تو نہیں کہ روز آئیں گھر میرے
پھر بھی لیکن یہ کرم اے غم گسار ہوتا رہے

تیری باتیں سُن سُنا کے رات دن گزریں میرے
ذکر تیرا یا نبیؐ یوں بار بار ہوتا رہے

نیم شب سجدے میں سر ہو چشم تر
اِس طرح قاصرؔ تمہارا اشک بار ہوتا رہے

☆☆☆

خدا کرے کہ غم بڑھے یہ دل میرا آباد ہو
رہے خیالِ مصطفیٰؐ باقی نہ کوئی یاد ہو

ہردم رہیں وہ روبرو جلوے ہیں جن کے چارسو
جاری ہے جب کرم تیرا پھر کیوں نہ یہ دل شاد ہو

لکھوں تو نعتیں آپؐ کی فقط ہوں باتیں آپؐ کی
باقی ہر اِک فکر سے یہ دل میرا آزاد ہو

نہیں کوئی عمل میرا سواءِ وردِ دلرُبا
کروں فقط ثناء تیریؐ یہی سفر کا زاد ہو

نہ چاہیئے جاہ و حشم پر ہو ذرا اتنا کرم
تیراؐ ہو غم تیراؐ کرم میری یہ جائیداد ہو

آپؐ کو اپنی قسم رکھنا میرے آقاؐ بھرم
پیش یا نبیؐ میری جس گھڑی روداد ہو

فکرِ جہاں مٹا سکے نہ میرے سوزِ قلب کو
قاصرؔ تڑپ رہے یہی لب پر نہ کچھ فریاد ہو

☆☆☆

تیری جستجو میں دیوانے ہوئے
تجھے پا کے خود سے بیگانے ہوئے

کبھی تو اُٹھا کر نظر دیکھ لو
تجھے تکتے تکتے زمانے ہوئے

اے جاناں تیرے نقشِ پاء خوب ہیں
لگے جس جگہ آستانے ہوئے

ہر جگہ ہر نظر تُو ہی تُو جلوہ گر
لامکاں پر بھی تیرے ٹھکانے ہوئے

عطا جس کو جلوہ تمہارا ہُوا
اُسی کے تو لمحے سہانے ہوئے

آج دہرائے قاصرانا الحق کو پھر
قصّے دار و رسن کے پرانے ہوئے

☆☆☆

آقاؐ تیری جو دید ہو جائے
دلِ قاصؔر کی عید ہو جائے

وعدہ نہ کرو دلاسہ ہی دو!
مایوس دِل پُر اُمید ہو جائے

جس پر ہو تمہاری نظرِ کرم
اویسؓ کوئی فریدؒ ہو جائے

تیری نسبت سے ہیں فیصلے سب
حسینؑ کوئی یزید ہو جائے

ہرگز نہیں کم تیرا اکرم
بُلا کر مدینے مزید ہو جائے

لوگ کریں اِس درد کی دوا
میں یہ چاہوں شدید ہو جائے

دُعا کرو یہ قاصؔر سیاہ کار
قبول بارگاہِ فریدؒ ہو جائے

☆☆☆

بن رہی آج بگڑی بات پھر
ہو رہی ہے نظرِ التفات پھر

ایک عرصے بعد پھر جاگا نصیب
وہ نوازش ہوگئی ہے رات پھر

پھر زباں پر آرہا ہے اُن ؐ کا نام
لکھ رہا ہوں آج اُن ؐ کی نعت پھر

آنکھ شاید اس لیے نم ہوگئی
تیری رحمت کی ہوئی برسات پھر

آج پھر بڑھنے لگا ہے دردِ دل
بخش دی ہے کس نے یہ سوغات پھر

اپنا سگِ در مجھے کہہ دیجیے
کسی نے پوچھی ہے میری اوقات پھر

کب سے دامن کو پسارے ہے کھڑا
دیجیے قاصرؔ کو بھی خیرات پھر

☆☆☆

مہکی مہکی ہیں گلیاں ساری مہکا ہُوا یہ گھر ہے
آئے ہیں آقاؐ میرے یقیناً ہوا نے دی یہ مجھے خبر ہے

عجب ہے منظر عجب سماں ہے اُتری جیسے یہ کہکشاں ہے
بکھرے بکھرے ہیں رنگ ہرسو نور پھیلا جدھر کدھر ہے

میٹھی میٹھی یہ روشنی ہے مَدھر مَدھر سی یہ چاندنی ہے
لگتا ہے آج میرے آنگن میں اُترا جیسے کوئی قمر ہے

چلا ہوں کب کا سوئے مدینہ ہے حسرتوں سے بھرا یہ سینہ
نہ رُکتا تھکتا نہ بیٹھتا ہوں بڑا ہی مسرور یہ سفر ہے

نہیں ہے کچھ بھی اوقات میری تمہارے دم سے ہے بات میری
سدا کرم ہے تمہاراؐ مجھ پہ تمہاریؐ رہتی سدا نظر ہے

اللہ اللہ تابانیاں ہیں یہ نور کی ضوفشانیاں ہیں
عجب ہے جلوہ میرے نبیؐ کا اسیر ہر اِک دل وجگر ہے

آتے نہیں ہیں مجھے نظر وہ رہتے ہیں روبرو مگر وہ
ہمیشہ لگتا ہے ایسا مجھ کو کہ اُن کے قدموں میں میرا سر ہے

جُھکی جُھکی ہیں نگاہیں میری یہ پھیلی پھیلی ہیں باہیں میری
ادب سے ہیں سرنگوں فضائیں یہ آ گیا کون ذی قدر ہے

بے شک نہ قاصر بُلائیں مجھ کو وہ جتنا چاہیں رُلائیں مجھ کو
مگر یقیں ہے کہ میری چاہت کا کچھ نہ کچھ تو ہُوا اثر ہے

☆☆☆

جلوہ دکھا دیا کہ مقدر جگا دیا
پیاسا تھا اُس نے خواب میں کوثر پلا دیا

عقل و خرد کے دیکھتے ہی ہوش اُڑ گئے
جب رُخ سے تو نے دھیرے سے پردہ اُٹھا دیا

جانے میں کیسے سنبھلا تھا کچھ یاد ہی نہیں
بس ہوش آیا ہی تھا کہ پھر مسکرا دیا

اُنؐ کی طلب کے بن تو اب کوئی طلب نہیں
آقاؐ نے میرے مجھ کو ہے بے انتہا دیا

بے جان سا اِک سنگ تھا قاصر مگر مجھے
انمول تیری ایک نظر نے بنا دیا

☆☆☆

کیوں نہ پھر مست تیرا مستانہ رہے
دِل میں تو رو برو آستانہ رہے

اور مانگوں تو مانگوں کیا اِس کے سوا
تیرے در سے جو لپٹا دیوانہ رہے

آقاؐ سرِ عرش جاؤں تو کیونکر بھلا
تیرے قدموں میں میرا ٹھکانہ رہے

کیا کروں گا میں کعبے کو جا کر بتا؟
دِل میں تیرا ہی بس آنا جانا رہے

ڈھونڈتی ہے اُسے سن لو بخشش سدا
ہاں مدینے میں جس کا ٹھکانہ رہے

کیا جلائیں گی غم کی اُسے بجلیاں
تیری نظروں میں جو آشیانہ رہے

چشم تر ہو کبھی نہ میری خشک اب
تیرے غم کا یہ دائم خزانہ رہے

جن کو قاصرؔ غلامی ملی آپؐ کی
کیوں نہ تابع یہ اُن کا زمانہ رہے

☆☆☆

جانِ جہاںؐ، خیر الوریٰ تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ
اے دلرُبا اے دلرُبا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تُوؐ دین اور ایمان ہے لاریب میری جان ہے
تُوؐ ہی تو ہے سب کچھ مرا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تجھے صرف تیرے ہی نہیں آقاؐ مانتے ہیں یہ سبھی
ٹل جاتی ہے ہر ہر بلا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تیرے ہی میٹھے نام سے درود اور سلام سے
بیمار پاتے ہیں شفا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

یوں بے خبر تھا ہر کوئی بس سدرہ و قوسین سے
کھلا ہے راز منتہیٰ تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

ہیں جس نے چومے یا نبیؐ بس آپؐ کے نقشِ قدم
ہُوا لامکاں کا آشنا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تیری ہی نسبت کے سبب تیری ہی اُلفت کے سبب
مِل جاتا ہے سب کو خدا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تو دیکھ لے زاہد ذرا تاریخ ہے شاہد سدا
منظور ہوتی ہے دعا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

صدیقؓ، عثمانؓ و عمرؓ حسنینؑ سے قلب و جگر
مولا علیؑ مشکل کُشا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تیرے عشق میں جو مر گیا مر کے بھی وہ ہے کب مرا
پا گیا ابدی بقا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

ہے سیّدِ کونین تُوؐ ہے ہادیءِ دارین تُوؐ
شمس الضحیٰ بدر الدُّجیٰ تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

تیرا ابھی احسان ہے یہ تیری آقاؐ شان ہے
ہے محترم قاصر ہُوا تیرے میں صدقے مصطفیٰؐ

اے مرے آقاؐ پیارے نبیؐ مصطفیٰؐ ، بن تمہارے میرا اب گزارہ نہیں
جز تمہارے کرم کے اے شاہِ اُممؐ ، مجھ کو کوئی سہارہ گوارہ نہیں

اپنی جاں ہو یا ایماں زمیں آسماں ، چاند ، سورج ، دھنک ، کوکب و کہکشاں
مجھ کو تیری قسم اے شاہ دو جہاںؐ ، تجھ سے بڑھ کر مجھے کوئی پیارہ نہیں

رب نے فرمایا ہے صاف قرآن میں ، ایماں ذرہ بھر نہیں اُس انسان میں
اے نبیؐ ہر زماں وہ ہے میرا کہاں ، جو بھی محبوبؐ میرے تمہارا نہیں

یہی کہتے ہیں اپنے پرائے سبھی ، تیرےؐ جیسا جہاں میں کہاں ہے کوئی
رب کا محبوبؐ و مطلوب تُو ہی تو ہے ، تیریؐ رحمت کا کوئی بھی کنارہ نہیں

گو اندھیری ہے روزِ جزا بھی مگر ، پاس میرے نہیں کچھ بھی زادِ سفر
لاج رکھنا میری اے جانِ جگر ، کیونکہ تیرے سوا کوئی چارہ نہیں

ہو اختیار گر لوں میں جنت میں گھر ، یا لوں میں آقاؐ تمہارا ہی در
چھوڑ کے تیرا در لوں جنت میں گھر ، میرے آقاؐ یہ مجھ کو گوارہ نہیں

دِل نہیں ہے وہ ویران گھر ہے سدا ، سیاہ بخت تاریک تر ہے بڑا
وہ دِل ہی ہے کہاں جس میں یا مصطفیٰؐ ، میرے آقاؐ تمہارا نظارہ نہیں

یوں تو سارے خدا کو ہیں پیارے نبیؐ ، محترم ذیقدر ہیں دُلارے نبیؐ
اُمتی آپؐ کے ہیں یہ سارے نبیؐ ، آپؐ جیسا کوئی بھی دُلارا نہیں

تجھ کو دیکھوں تمہارا مدینہ دیکھوں، ہو تیری دید جب بھی میں سینہ دیکھوں
گنبدِ خضریٰ نورِ نگینہ دیکھوں اب تو تیرے سوا کوئی چارہ نہیں

ہوں غلام اُن کا سُن لو اے چارہ گرو، نہ آ کر یہاں بے شک خبر میری لو
کان دھر کے مگر عرضِ قاصر سُنو، جس کے ہیں مصطفیٰؐ بے سہارا نہیں

اے میرے آقاؐ پیارے نبیؐ مصطفیٰؐ بن تمہارے میرا اب گزارہ نہیں
جز تمہارے کرم کے اے شاہ اُممؐ مجھ کو کوئی سہارہ گوارہ نہیں

☆☆☆

ثنا وَ ثنا وَ ثناءِ محمد ﷺ دلِ مضطرب بھی سکوں پا رہا ہے
فدا ہو رہے ہیں فلک پر ملائک تمہیں پر خُدا کو بھی پیار آرہا ہے

کرے مصطفیٰؐ سے کوئی پیار جتنا خُدا بھی اُسے پیار کرتا ہے اُتنا
الفت نبیؐ کا ہوا جو بھی منکر خدا بھی اُسی کو ہی ٹھکرا رہا ہے

عشقِ نبیؐ میں دیوانے نبیؐ کے کفن باندھے سر پہ چلے آرہے ہیں
کوئی دار پر ہے کوئی نار پر ہے کوئی ہنس کے مقتل کو ہی جا رہا ہے

نسبت نبیؐ کا یہی راز دیکھو اولادِ احمد ﷺ کا اعجاز دیکھو
جدا سر ہے تن سے سرِ نوکِ نیزہ تلاوتِ قرآں بھی فرما رہا ہے

سرگوشیاں کر رہے ہیں ملائک لرزہ بر اندام ہیں نوری ناری
یہ ہے کس شہنشاہ کی آمد کہ دیکھو نغموں کا ہر سوسماں چھا رہا ہے

بُلا کر فرشتوں سے رحمٰن بولا سجادو سب افلاک خوشبو لگا کر
بچھاؤ سرِ راہ آنکھیں تم اپنی کہ محبوب و دلبر میرا آرہا ہے

نہ مایوس ہونا اے قاصرؔ کبھی تم اپنے گناہوں کی کثرت سے ہرگز
رحمت بڑی ہے ربِ دو جہاں کی کہ لا تقنطو خود وہ فرما رہا ہے

☆☆☆

وردِ تیرا میں کرتا رہوں رات دن آپؐ نظرِ کرم ہی فرماتے رہیں
ٹکٹکی باندھے تکتا رہوں آپ کو آپؐ یوں روبرو مسکراتے رہیں

اللہ ٹوٹے نہ ہرگز یہ منظر کبھی آپؐ جلوہ دکھاتے رہیں یا نبیؐ
یونہی راحتِ جاں سب کو ملتی رہے اور بے چین دل چین پاتے رہیں

جاری کرم کی سدا یہ نوازش رہے ہوتی رحمت کی سب پہ ہی بارش رہے
تیرے دیوانے تیرے ہی در پہ نبیؐ تا قیامت یونہی آتے جاتے رہیں

تذکرہ تیرا سب کی زباں پہ رہے یاد تیری کی ایسے ہی محفل سجے
تیرے عاشق یہ تیرے ثناء خواں سبھی باری باری یہ نعتیں سناتے رہیں

تا قیامت رہے رحمتوں کا نزول آستانِ فریدؒ پہ پیارے رسولؐ
اسی در سے اُٹھے نہ ہی قاصر کا سر لوگ آتے رہیں فیض پاتے رہیں

☆☆☆

دل میں تیرا خیال جو نہ کبھی پاتا ہوں میں
یونہی میرے آقاؐ بس بے چین ہو جاتا ہوں میں

ذکر تیرا فکر تیری یوں رچی من میں میرے
چھوٹ جائے جو کبھی تو پھر مچل جاتا ہوں میں

اپنے سیاہ اعمال کا آتا ہے جب مجھ کو خیال
خود بھی روتا ہوں اوراوروں کو بھی رُلاتا ہوں میں

نہیں کوئی میرا عمل آقاؐ میرے اس کے سوا
تیری نعتیں لکھتا ہوں تیری ثناء گاتا ہوں میں

ہو جائے شاید تُو راضی مجھ پہ اے آقاؐ میرے
اس لیے تیرےؐ ہی غم میں اشک بہاتا ہوں میں

کبھی تو مل جائے گی آقاؐ بھیک تیرے عشق کی
در پہ تیرےؐ روز ہی دامن کو پھیلاتا ہوں میں

دو ہی تو بس کام کیے قاصرؔ نے زندگی میں فقط
تیرا ہی ذکر کرتا ہوں تیرا میلاد مناتا ہوں میں

☆☆☆

عشق میں یہ زندگی میری تمام ہو
جز تیرے یا مصطفیٰ ہر شے حرام ہو

تیری چاہت کے سوا اک سانس بھی نہ لوں
عاشقوں میں یوں تمہارے میرا نام ہو

رات دِن مہکار ہوں تیرے خیال سے
ذکر و فکر میں میری ہر صبح و شام ہو

ڈھونڈے مجھ میں یہ زمانہ جانِ من تجھے
دِل میں میرے یوں نبیؐ تیرا قیام ہو

وقتِ نزع بس یہی ہے التجا میری
لب پہ تیرا نام ہو تجھ پر سلام ہو

کیوں سنور نہ جائیں پھر دونوں جہاں میرے
آلؓ پر صدقے تیری گر یہ غلام ہو

گر جائے نہ قاصرؔ فقط نظروں سے آپؐ کی
اس جہاں میں گر میرا نہ کچھ مقام ہو

☆☆☆

میرے دل میں میرے دلبر میرے منٹھار رہتے ہیں
جدھر اُٹھے نظر میری اُدھر سرکارؐ رہتے ہیں

یہ جنت کی منادی بھی ہے چاہے پُر کشش جتنی
مگر طیبہ میں آقا کے سبھی حبدار رہتے ہیں

کروں گا کیا میں جنت کی یہ حوروں اور باغوں کو
میرے دل میں خدا کے دلربا دلدار رہتے ہیں

کہ جس پہ ہاتھ رکھ دو گے وہیں وہ جان دے دے گا
یہ دیوانے تیرے ہر دم سبھی تیار رہتے ہیں

نہیں کچھ بھی ہمیں واللہ فقط قاصرؔ خلش ہے یہ
وہ آ جائیں عیادت کو تبھی بیمار رہتے ہیں

میرے دل میں میرے دلبر میرے منٹھار رہتے ہیں
جدھر اُٹھے نظر میری اُدھر سرکارؐ رہتے ہیں

☆☆☆

بے شک ہوئی ہے مجھ پہ عنایت حضورؐ کی
مجھ کو ملی جو اس قدر اُلفت حضورؐ کی

قابل کہاں تھا جس قدر مجھ پہ کرم ہوا
برسی ہے مجھ پہ ٹوٹ کے رحمت حضورؐ کی

جانے کون رب کے سوا عظمتِ رسولؐ
کس کو خبر کہ کیسی ہے عظمت حضورؐ کی

کیوں چھوڑ کر حضورؐ کو جنت طلب کروں
جنت کے ہیں حضورؐ اور جنت حضورؐ کی

آدمؑ کی اُنؐ کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول
رب نے دکھائی کس طرح رفعت حضورؐ کی

یوسفؑ بکا بازار میں قیمت بھی ہے لگی
کس کو مجال لگائے جو قیمت حضورؐ کی

سب حاکمانِ وقت کا جسموں پہ راج ہے
لیکن قلوب پر ہے حکومت حضورؐ کی

ہاں آپؐ کی جو دشمنی میں پیش پیش تھے
سنتے تھے وہ بھی چھپ کے تلاوت حضورؐ کی

دعویٰ تو ہر کسی کو ہے عشقِ رسولؐ کا
انساں تو کیا خُدا کو ہے چاہت حضورؐ کی

جلوے سے جس کے موسیٰؑ بھی نہ تاب لا سکے
بیٹھے ہیں روبرو ہے یہ عظمت حضورؐ کی

مجھ کو بھروسہ کچھ بھی تو اعمال پر نہیں
بخشش کا آسرا ہے شفاعت حضورؐ کی

ہاں آپؐ سے جو مل گیا وہ رب سے مل گیا
قربِ خُدا ہے دوستو! قربت حضورؐ کی

دوزخ کی نار سے وہی محفوظ ہو گیا
جس آدمی کے دل میں ہے اُلفت حضورؐ کی

اُس کو اِسی جہان میں فردوس مل گئی
بس ہو گئی عطا جسے زیارت حضورؐ کی

جس کیلئے ہیں مانگی دُعائیں حضورؐ نے
بخشی گئی ہے بالیقیں اُمت حضورؐ کی

جس کو طلب ہے جلوۂ حق کی وہی بشر
لاریب آکے دیکھ لے صورت حضورؐ کی

نامِ خدا پہ لختِ جگر بھی کٹا دیے
تاریخ دے رہی ہے شہادت حضورؐ کی

سنگ کا جواب سنگ ہے لیکن یہ یاد رکھ
بدلے میں ہو دُعا ہے یہ سُنت حضورؐ کی

جو قتل کرنے آئے تھے وہ بن گئے غلام
کیا معجزے سے کم ہے وجاہت حضورؐ کی

دیکھو گے تم یقیناً شہرِ نبیؐ بھی قاصرؔ
مل جائے گی کبھی تو اجازت حضورؐ کی

☆☆☆

بس جاتی ہے جب دل میں دلدار کی صورت
آتی ہے نظر ہر سو پھر یار کی صورت

یہ اُن کا کرم ہے یا ستم سب ہے گوارہ
ہر شکل نظر آتی جو ہے پیار کی صورت

صورت ہو کوئی بھی ہے بس ایک ہی صورت
اقرار کی صورت ہو کہ انکار کی صورت

دیکھی نہیں جاتی یہ خاموشی کبھی بھی
کچھ بھی ہو کوئی نکلے تو گفتار کی صورت

ہچکی بھی لگی وقتِ نزع آ بھی گیا ہے
آقا کرو پیدا کوئی دیدار کی صورت

وہ سُرمگیں آنکھیں ہیں تو والیّل کی زلفیں
واللہ بہت پیاری ہے مختار کی صورت

فردوس کی حور و کہیں اور بسو جا کے
ہے چشمِ تصور میں میرے سرکارؐ کی صورت

ہو جلوۂ حق جس کو بھی مطلوب اے قاصرؔ
دیکھے وہ میرے آقا و سردارؐ کی صورت

☆☆☆

تیرے نام پر مٹا ہوں تیرے نام پر مٹوں گا
تیرے عشق میں ہوں زندہ تیرے عشق میں مروں گا

میری جاں ہو جانِ جاناں میں ہوں اِک تیرا دیوانہ
تجھ سے میں دور ہو کر اِک پل بھی نہ جیوں گا

تیرے دم سے زندگی ہے تیرے دم سے ہی خوشی ہے
تُو رُلائے تو میں رووَں تُو ہنسائے تو ہنسوں گا

مجھے جانو یا نہ جانو ہُوا خود سے ہوں بیگانہ
جب تک ہے سانس باقی تیرا ہی دم بھروں گا

تیرے صدقے صدقے جاؤں راہوں میں جاں بچھاؤں
آ جائے حشر بے شک تیرا منتظر رہوں گا

لگے جو بھی مُجھ پہ تہمت ایماں ہے تیری اُلفت
یہی اب بھی کہہ رہا ہوں سرِ دار بھی کہوں گا

کہے مجھے کوئی مشرک کوئی بدعتی پکارے
صَلِّ علیٰ پڑھا ہے صَلِّ علیٰ پڑھوں گا

دنیا کے ظلم سے نہ گھبراؤں گا میں قاصرؔ
جتنے ستم سہوں گا پیچھے نہ میں ہٹوں گا

☆☆☆

مدت ہوئی ہے آپؐ کے دیدار کو
ترس رہا ہوں اب رخِ انوار کو

ہوگا کیا پھر، تو آپ کہہ پیارے خدا
اتنے دِن دیکھے نہ جو دلدار کو

جس کے بغیر پل گزارنا ہو محال
کیسے بھولوں میں بھلا اُس یار کوں

مست موسم اور ہے بے خود ہوا
ایسے میں لائے کوئی سرکارؐ کو

پیارے مصطفیٰؐ ہے بس یہ التجا
پاءِ ناز چومنے دو اپنے ہی حبدار کو

ہیں میرے قاصر قصور بے شمار
لے چھپا کملی میں مجھ بے کار کو

☆☆☆

کس اوج پہ اُن کے ستارے ہونگے
میرے محبوبؐ جو تیرے پیارے ہونگے

ہو گی نصیب اُنہیں قربتِ خدا یقیناً
میرے حضورؐ جو عاشق تمہارے ہونگے

جس بھی جانب اُٹھ جائے تیری نظرِ کرم
شاد ہو جائیں جتنے غم کے مارے ہونگے

چین سے نہ رہیں شاید وہ جنت میں
جس نے کچھ لمحے تیرے ساتھ گزارے ہونگے

مانا عزیز ہیں اُن کو زاہد و عابد
مگر اُن کے سائے میں عاصی سارے ہونگے

بخشے جائیں گے مجھ جیسے گنہگار اکثر
تیرے ابرو کے جب بھی اشارے ہونگے

اُن کا بھی رکھنا بھرم صدقہ حسنینؑ کا
روزِ محشر جو فقط تیرے سہارے ہونگے

اُن کو محشر میں ڈھونڈے گی خود ہی بخشش
جس عاصی کے شافع نبیؐ ہمارے ہونگے

عرش بھی جھوم اُٹھا ہوگا اُس گھڑی شاید!
جب قوسین پہ آقاؐ نعلین اُتارے ہونگے

چومے گی چوکھٹ تیریؐ بے چین جبیں جب
پھر قاصرؔ تیرے بھی وارے نیارے ہونگے

☆☆☆

لے پیار سے جو تیرا نام وہ مدینے جاتا ہے
جس پہ ہو تیرا انعام وہ مدینے جاتا ہے

ملتا ہے سکوں کہاں عشرت کدوں میں
جو چاہے ملے آرام وہ مدینے جاتا ہے

مئے کی ہو طلب جسے ڈھونڈے وہ میکدے کو
چاہے جو کوثر کے جام وہ مدینے جاتا ہے

نہ گھبراؤ عاصیو ! دیکھ کے اپنے گناہوں کو
چاہیئے جسے فیضِ عام وہ مدینے جاتا ہے

دور جو ہیں تُجھ سے وہ بھٹکے ہی رہتے ہیں
جو بھی ہے تیرا غلام وہ مدینے جاتا ہے

راہ طلب کے راہی کب راہ میں ٹھہرے قاصؔر
جو چلتا رہے صبح و شام وہ مدینے جاتا ہے

☆☆☆

خدا خدا تو کرے اور نبیؐ نبیؐ نہ کرے
وہ میرے سینے میں دل ہو خدا کبھی نہ کرے

کہوں نہ اُس کو منافق تو اور کہوں کیا جو
نبیؐ نبیؐ تو کرے اور علیؑ علیؑ نہ کرے

ہے اُس کی کوئی نہ کوئی یزید سے نسبت
کہ سُن کے مداحِ حُسینؑ جو خوشی نہ کرے

وہ جس کا ذکر خداوند خود بلند کرے
ضروری ہے کہ اُس میں کوئی کمی نہ کرے

خدا کے ساتھ ملائک درود جس پہ پڑھیں
ہے اُس سے ظلم کہ انسان دوستی نہ کرے

ہے ایسے شخص کا ایمان بھی عجب قاصرؔ
جو ہو طالبِ رب اور عزتِ ولی نہ کرے

☆☆☆

گر تم نظر میں آنا چاہو بے نیاز کی
جی بھر کے کر لو پھر مداحِ شاہِ حجاز کی

چاہو کرے خدا جو تم سے پیار ٹوٹ کر
پاؤں پکڑ لو آقاؐ کے ہے بات راز کی

مست ہوں میں اس قدر اپنی خبر نہیں
سجدے میں ہوں خبر نہیں لیکن نماز کی

میرے آقاؐ سا کوئی ہے نہ نبیؐ اور نہ حسیں
نہ رحیم اور نہ کریم یہ ہے بات ناز کی

بیمارِ عشقِ مصطفیٰؐ بھی خود طبیب ہے
تم دیکھو رمزِ چارہ گری اس چارہ ساز کی

یکساں برستا سب پہ ہے ابرِ کریم ہے
اے عاصیو! حاجت نہیں اسکو جواز کی

قاصر وہ ایک لمحے میں کرتے ہیں فیض یاب
رہتی کہاں ہے حیثیت عمرِ دراز کی

☆☆☆

جو بھی مُبتلاءِ حُبِّ حبیبؐ ہے
اللہ کے بس وہی تو قریب ہے

اُس پہ ہی رحمت خدا کی ہو گئی
جو بھی سر جھکا درِ حبیبؐ ہے

شکوہ جس کا ہے نہ تقاضا کوئی
بس وہی غریب خوش نصیب ہے

کہتے ہیں اکثر بصیرت والے یہ
ہے قریب وہ جو بھی غریب ہے

امارت ہی تو ورثہ ہے قارون کا
غریبی ہی تو تحفہءِ حبیبؐ ہے

وِردتم ہر دم کرو درود کا
سب کو ہی میری یہی ترغیب ہے

آج بھی جاتی ہے عرش چیر کر
آہ میں گر آہِ عندلیب ہے

ہے عبادت بھی ضرورت کیلئے
کتنی یہ مفلس نئی تہذیب ہے

کیا ہُوا آقا صرفریدی اب تجھے
کہ تیری تو ہر بات ہی عجیب ہے

☆☆☆

جس آدمی کا آقاؐ نگہبان ہو گیا
واللہ اُس پہ رب بھی مہربان ہو گیا

وہ گھر بھی آقاؐ بن گیا جنت ہے بالیقیں
جس گھر میں آکے توؐ کبھی مہمان ہو گیا

محشر بھی ایسے شخص کا محفوظ ہو گیا
جو میرے مصطفیٰؐ کا ثناء خوان ہو گیا

جس دل میں بس گئی ہے محبت رسولؐ کی
اُس آدمی پہ رب کا ہی احسان ہو گیا

لپٹا رہوں گا آپؐ کی چوکھٹ سے یا نبیؐ
قاصر کا آج آپؐ سے پیمان ہو گیا

☆☆☆

سرمایۂ ایمان ہے الفت رسول ﷺ کی
محبتِ خُدا ہے محبت رسول ﷺ کی

جُز اُلفتِ نبی ﷺ کے ہے بے کار زندگی
لُطفِ زندگی تو ہے چاہت رسول ﷺ کی

قُرآن میں خُدا کا یہ اعلان صاف ہے
میری ہی اطاعت ہے طاعت رسول ﷺ کی

پتھر جنہوں نے مارے تو آقاؐ نے دیں دُعائیں
بے مثل ہے جہان میں شرافت رسول ﷺ کی

صادقؐ ، امینؐ کہتے تھے کافر حجاز کے
کافر بھی مانتے ہیں صداقت رسول ﷺ کی

بخشا گیا وہ جس نے تیرے در پہ لی پناہ
ہر اک [illegible] واسطے ہے رحمت رسول ﷺ کی

جن و بشر کیا حور و ملائک بھی محو ہیں
اللہ بھی کر رہا ہے مدحت رسول ﷺ کی

سرِ عرش ہیں بلالؓ کے قدموں کی آہٹیں
پہنچاتی ہے کہاں پہ خدمت رسول ﷺ کی

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہی جلوہ ہے وَحدَہٗ کا
چہرۂ حق عیاں ہے صورت رسول ﷺ کی

بدلے ہزار چہرے ماضی کی امتوں کے
ہے اُمتوں میں برتر اُمت رسول ﷺ کی

تخلیقِ کائنات کا باعث ہی آپ ﷺ ہیں
خود حق بتا رہا ہے حقیقت رسول ﷺ کی

قاصر ہوں پُر خطا ہوں بخشش کا غم نہیں
میرے لیے ہے کافی شفاعت رسول ﷺ کی

☆☆☆

یہی میرا ایماں یہی میری جنت
محمد ﷺ کی چاہت محمد ﷺ کی اُلفت

میں کاش اُن کا در اور قدم جا کے چوموں
یہی میرے ارماں یہی میری حسرت

بہت ہے ہماری یہ بخشش کی خاطر
تیرا قرب آقاؐ تیری آقاؐ نسبت

مجھے اپنی جاں سے بھی پیاری بہت ہے
کروں ذکرِ مولا اور مولا کی مدحت

غلامی تمہاریؐ گدائی تمہاریؐ
یہی میری عزت یہی میری عظمت

یہ میرا مچلنا تیرےؐ غم میں آقاؐ
ہے آرام اور ہے میری راحت

میری زندگی کا ہی زادِ سفر ہے
نبیؐ کا کرم نبیؐ کی یہ رحمت

محبت نبیؐ کی ہی عشقِ خدا ہے
عشقِ خدا ہے نبیؐ کی محبت

ہو قاصرؔ کو جلوہ عطا میرے مولا!
یوں دیکھے ہوئے اُن کو گزری ہے مدت

☆☆☆

جس دل میں محمد ﷺ نہ ہوں وہ دل نہیں ہوتا
جز آپؐ کی اُلفت کے تو کچھ حاصل نہیں ہوتا

مشکل میں رہتا ہے وہ سرشار بہت اکثر
حبدار کبھی بھی تیرا بے دل نہیں ہوتا

رہتا ہے وہی ہر پل اُس نظرِ عنایت میں
ہاں آپ سے اک پل بھی جو غافل نہیں ہوتا

سجدوں کے سوا اُن کو ملتا ہی نہیں کچھ بھی
سجدوں کا نبیؐ جس کے تُوؐ حاصل نہیں ہوتا

ہاں لاکھ ریاضت بھی یا جتنی عبادت ہو
جز تیریؐ محبت کے کوئی کامل نہیں ہوتا

منصورؒ و اویسؒ کی پائے بھلا کس طرح حقیقت کو
جب تیریؐ محبت میں کوئی داخل نہیں ہوتا

پوری نہیں ہوتی پھر کوئی اسکی مراد ہرگز
جو در کا تیرے آقاؐ سائل نہیں ہوتا

نظروں سے تیری جو بھی گرا اُس کا بچا کیا ہے؟
وہ دین اور دنیا کے بھی قابل نہیں ہوتا

کیا جانے وہی لذت سوزِ غمِ آقاؐ
جو آنکھ سے تیری کبھی گھائل نہیں ہوتا

جس کو کبھی ملتا نہیں ہے اِذن حضوری کا
اُس شخص کا مُرشد ہی تو کامل نہیں ہوتا

قاصرؔ نے تو بس اتنا ہی سمجھا ہے میرے آقاؐ
سودائی کبھی بھی تیراؐ باطل نہیں ہوتا

☆☆☆

سب کو پیارا کیوں نہ ہو جانِ جہاں
جس کی مدحت میں ہے مصحف کی زباں

خود خدا ہے جس کا عاشق کیا کہیں
اُس کے رُخ کا حسن ہو کیسے بیاں

رب ہے ربُّ العالمیں کچھ شک نہیں
آپؐ رحمت عالمیں ہیں ہر زماں

مصطفیٰؐ کی شان میں الفاظ کیا؟
بولے جن کے منہ سے ربِّ کُن فکاں

پابوس ہے جس کا سنو سدرہ نشیں
اُس شاہِ دو جہاں سا ہے کوئی کہاں

محبّ اور محبوب میں گزری ہے یوں
فرش پہ یہ عرش پہ وہ میزباں

ہے یہی قاصؔر میری فردِ عمل
ہوں غلام اُن کا ہوں اُنکا نعت خواں

☆☆☆

نہیں عرض کوئی ان گزارشات کے سوا
کچھ بھی نہیں ہے تیرے خیالات کے سوا

جب تک بدن میں جان ہے منہ میں زبان ہے
لب پہ نہ آئے بات تیری بات کے سوا

جب تک یوں دم میں دم ہے ہاتھوں میں قلم ہے
کچھ بھی نہ لکھ سکوں میں تیری نعت کے سوا

مجھ کو عطا ہو سوز و دردِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ
مانگوں میں اور کیا اِسی خیرات کے سوا

آئیں وہ میرے گھر کبھی رہ جائیں رات بھر
بے کار ہے حیات بس اُس رات کے سوا

رازِ اویس عجیب تر ترسے دید کو مگر
ہے آپؐ کے قریب وہ ملاقات کے سوا

جب سے ہی مُجھ کو تُو ملا تب سے ہوا میں آشنا
غارت ہے باقی عمر ان لمحات کے سوا

درِ نے ہے تیرے لو لگی قدموں سے ہے نسبت جُڑی
مِرا نہیں ہے کوئی تیری ذات کے سوا

یوں ہی مہربانی رہے تیری ثناء خوانی رہے
قاصؔر لکھوں نہ تیری مناجات کے سوا

☆☆☆

کروں تو کروں میں بات نبیؐ کی
کہوں تو کہوں بس نعت نبیؐ کی

بھول جائے سب کچھ مگر میرے مولا
رہے یاد مجھ کو دن رات نبیؐ کی

اُسے دو جہاں کی سعادت ملی ہے
ہوئی جس پہ نظرِ عنایات نبیؐ کی

گنہگارو! تمہاری ہی بخشش کی خاطر
آنکھوں سے برسی ہے برسات نبی کی

پتھر مارنے والوں کو دیں دعائیں
کیسی کریم ہے وہ ذات نبیؐ کی

نہ دیکھ پایا موسیٰؑ اک جھلک
ہوئی روبرو ملاقات نبیؐ کی

درِ کریمؐ سے جسے ملی اُس نے کہا
خیرات تو ہے بس خیرات نبیؐ کی

موت سے مرا ہے نہ مرے گا وہ
جسے قربت ملی کچھ ساعات نبیؐ کی

مایوس نہ ہونا دلِ بسملِ قاصرؔ
بیقراری ہی تو ہے سوغات نبیؐ کی

☆☆☆

اتنا کرم تو مجھ پہ میرے مہرباں رہے
مصروف تیرے ذکر میں میری زباں رہے

بڑھ کر نہیں اس سے کوئی بندگی میری
لب پہ تمہارا جو ذکرِ جانِ جہاں رہے

محشر کی دھوپ مجھ کو جلائے گی کس طرح؟
سر پہ میرے نبیؐ جو تیراؐ سائباں رہے

پائے بھلا وہ کیسے کوئی اُس کی عظمتیں
جو میرے مصطفیٰؐ کا کوئی نغمہ خواں رہے

دونوں جہاں پہ راج ہے پھر اُس کا دوستو!
کہ جس کے دل میں مالکِ کون و مکاں رہے

قاصرؔ! نہ چھو سکے گی جہنم کی آگ بھی
میرے نبیؐ کا نام جو وردِ زباں رہے

☆☆☆

یوں تیری آقاؐ ثناء کروں میں
نہ کچھ بھی اس کے سوا کروں میں

ہو کوئی لمحہ کوئی گھڑی ہو
نبیؐ نبیؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کروں میں

نہ اور کوئی میری ہو منزل
گلی میں تیریؐ رہا کروں میں

تمہارے نقشِ قدم ملیں تو
بہشت کو لے کے کیا کروں میں

تیریؐ گلی ہی ہے کافی مجھ کو
کہیں اور پھر کیوں گدا کروں میں

ملے سدا بس تیری غلامی
یہ لمحہ لمحہ دعا کروں میں

جو درد وجہ سکوں ہے آقاؐ
تو کیوں پھر اس کی دوا کروں میں

تمہاری نعتیں تمہاری باتیں
لکھا کروں بس سُنا کروں میں

بس ایک قاصؔر کی ہے یہ حسرت
کہ جان تجھ پہ فدا کروں میں

☆☆☆

مجھ کو دان آقاؐ اپنی یاد کیجیئے
دل میرا اپنے ذکر سے آباد کیجیئے

اپنی تڑپ عطا ہو اے سلطانِ انبیاؐ
مجھے خام خواہشات سے آزاد کیجیئے

میں پریشاں حال ہوں آلام کے سبب
اپنے کرم سے آپؐ ہی دل شاد کیجیئے

دیتے ہیں بے مرادی کے طعنے سبھی مجھے
تشریف لا کے مجھ کو بامراد کیجیئے

قاصرؔ گناہ گار رہو اپنے کریمؐ سے
رو رو معافی کیلئے فریاد کیجیئے

☆☆☆

احسان ہے یہ مجھ پر سرکارِ محمد ﷺ کا
ہوں ادنیٰ ثناء خواں اور جبدار محمد ﷺ کا

خوش بخت زمانے میں اُس جیسا نہیں کوئی
مِل جاتا ہے جس کو بھی یہ پیار محمد ﷺ کا

پھر اُس کی نگاہوں میں کوئی اور نہیں جچتا
جو دیکھ لے آنکھوں سے انوار محمد ﷺ کا

کائنات نہیں کچھ بھی اُس شخص کے آگے یہ
رہتا ہے سدا جو بھی طلبگار محمد ﷺ کا

لیتی ہے اُسی شخص کی جنت بھی بلائیں پھر
رہتا سدا جو بھی وفادار محمد ﷺ کا

یہ بھی میرے آقاؐ کا اعجاز ہی ہے لوگو!
دیتا ہے شفائیں جو بیمار محمد ﷺ کا

جو شخص بھی رکھتا ہے عشقِ نبیؐ دل میں
اُس کو ہی تو ملتا ہے دیدار محمد ﷺ کا

جھک جاتی ادب سے ہیں پھر نظریں دیوانوں کی
آ جائے تصور میں جو دربار محمد ﷺ کا

باتیں ہی وہی اچھی ہے بیاں بھی وہی دلکش
نام آتا ہے جس میں بھی ہر بار محمد ﷺ کا

مختار نبیؐ آقاؐ جسے چاہیں اُسے بخشیں
یہ ادنیٰ سا ہے دیکھو اختیار محمد ﷺ کا

حسنینؓ کی اُلفت میں بے چین جو رہتا ہے
بنتا ہے وہی قاصؔر دلدار محمد ﷺ کا

تھامے رکھو قاصؔر تم دامن ہی سدا اُن کا
رسوا کبھی ہوتا نہیں حبدار محمد ﷺ کا

☆☆☆

ہو گئی ہے نام سے تیرے محبت یا نبی ﷺ
نام تیرا ہو گیا تسکین و راحت یا نبی ﷺ

تیرے ہی صدقے بنے ہیں یا نبیؐ دونوں جہاں
بن گئی دہلیز تیریؐ رشکِ جنت یا نبی ﷺ

ماوراء ہے راز میرے عقل و ادراک سے
تجھ سے ہے آغاز و انجامِ نبوت یا نبی ﷺ

منتہیٰ قوسین سے بھی آگے ہے تیرا مقام
جز خُدا کے کون جانے تیری عظمت یا نبی ﷺ

صدقے تیرے نام کے نبیوںؑ کو معافی مل گئی
نام تیرے میں ہے پنہاں کتنی برکت یا نبی ﷺ

اور تو زادِ سفر کچھ بھی نہیں آقاؐ میرا
ورد تیرے نام کا میری عبادت یا نبی ﷺ

تاجدارِ انبیاؑ اور شافعِ روزِ جزا
تیرے ہی ہاتھوں میں ہے سب کی شفاعت یا نبی ﷺ

فیصلے تقدیر کے تیری نظر سے ہو گئے
شاد ہیں جن پہ تیری نظرِ عنایت یا نبی ﷺ

آپؐ ہی کے نام کی قاصر یہی تفسیر ہے
توؐ کرم اللہ کا توؐ رب کی رحمت یا نبی ﷺ

☆☆☆

اتنا کرم تو مجھ پر ضرور کیجیئے
قدموں سے اپنے آقاؐ نہ دور کیجیئے

مجھ کو بھی اپنے در کی غلامی میں لیجیئے
بندۂ پُر خطا کو منظور کیجیئے

ہے چار سو اندھیرا پھیلا ہوا جہاں پر
جلوہ دکھا کے آقاؐ پُر نُور کیجیئے

اپنی ہی یاد سے مجھے اپنے خیال سے
دلِ بے قرار کو اب مسرور کیجیئے

مجھ کو لپیٹ لیں نہ مایوسیاں حضورؐ
نظرِ کرم سے ان کو کافور کیجیئے

تیرے ہی سنگِ در کی چاہت ہے میرے آقاؐ
میری جبینِ شوق کو مشکور کیجیئے

جانِ جہاں اُٹھا کر پردۂ میم کو اب
سارے جہاں کو مثلِ طور کیجیئے

برسا کر اپنی رحمتِ خاص آقاؐ
ہوں قاصر مجھے بے قصور کیجیئے

☆☆☆

کروں مولاؐ ایسی تیری جستجو
رہیں آپؐ میرے سدا روبرو

نظر ایسے ہو مجھ پر آپؐ کی
نظر آپؐ آئیں مجھے چار سو

کرم اتنا مُجھ پہ کریں یا نبیؐ
رہے لبوں پر آپؐ کی گفتگو

رہے غیر کیسے کوئی یہاں
میرے دل میں ہے تو بس تُو ہی تُو

یہ تمہاری قربت کا ہی فیض ہے
خوشبو جو پھیلی ہے میرے چار سو

تمہیں دیکھوں آقاؐ تیرے شہر میں
یہی میری حسرت یہی آرزو

قصّے یہ قاصرؔ تیرے ہی تیرے
پھیلے ہوئے ہیں اب کو بہ کو

☆☆☆

بے چین دلوں کے ہیں قرار محمد ﷺ
اپنے پرائے کے ہیں غمخوار محمد ﷺ

نہیں ہیں عاشق تنہا اللہ اُنؐ کے
زمانے بھر کے ہیں دلدار محمد ﷺ

نہ رنجیدہ ہونا بے سہارا لوگو!
نہ ہو جن کا کوئی اُن کے ہیں سرکار محمد ﷺ

دکھانا چاہے جنہیں خدا جلوہ اپنا
کراتے ہیں انہیں اپنا دیدار محمد ﷺ

بخششِ اُمت کو جو ہوں غمگیں آقاؐ
فرمائے خُدا آپؐ ہیں مختار محمد ﷺ

سُن کر شانِ نبیؐ پُکار اُٹھے عیسیٰؑ
تیری اُمت میں ہو میرا شمار محمد ﷺ

یوں تو بے مثل ہیں انبیّا سارے
مگر دیکھو سب کے ہیں سردار محمد ﷺ

ایسا دلربا پیارا ہے نامِ محمد ﷺ
کہے دل کہوں ہر بار محمد ﷺ

شوق جنت میں ہیں ہزاروں عابد
ہم تو فقط تیرے ہیں طلبگار محمد ﷺ

ہوں لاکھ راہ میں بپھرے طوفاں
کریں گے سفینہ میرا پار محمد ﷺ

بے شک کلیمؑ و روحؑ ہیں موسیٰؑ، عیسیٰؑ
مگر اللہ کے ہیں دلدار محمد ﷺ

دلِ بسمل کی ہے یہ حسرت آقاؐ
تیرے نام پہ ہو یہ نثار محمد ﷺ

فکرِ بخشش ہے جانے کیوں اُنہیں
قاصرؔ جن کے ہیں مددگار محمد ﷺ

☆☆☆

مضطرب ہے دل رسولِ دو جہاںؐ کے واسطے
بیقراری بھی شفا ہے قلب و جاں کے واسطے

فردِ عمل میں میری تو کچھ بھی عمل نہیں
اُلفت ہے کافی تیری میرے ایماں کے واسطے

عاصیو! گھبراؤ نہ آقاؐ کے در چلو
آپؐ ہی تو مہرباں ہیں سب جہاں کے واسطے

پڑھنا درود آپؐ پر اور بھیجنا سلام
اکسیر ایک نسخہ یہ عصیاں کے واسطے

منتظر بہشت ہے کوثر بھی حور بھی
سب ہیں یہ انعام ثناء خواں کے واسطے

ہیں نبیؐ حق بیشک قاصرؔ کا یہ اقرار ہے
آپؐ ہیں رحمت زمین و آسماں کے واسطے

☆☆☆

ہوتا ہے جس پر کرم آپؐ کا
ملتا ہے اُس کو ہی غم آپؐ کا

برستی ہے اُس پر ہی رحمت تیری
پڑھے جو درود دم بہ دم آپؐ کا

وہی کامراں ہے وہی سرخرو
جو بردہ ہے، شاہِ اُمم آپؐ کا

تُو ایسا حسیں ہے اے پردہ نشیں
ہے عاشق عرب اور عجم آپؐ کا

سانسوں کی جب تک روانی رہے
ذکر ہوتا رہے ہر قدم آپؐ کا

گھبرا نہ قاصرؔ کہ بارو زِ محشر
رکھیں گے محمد ﷺ بھرم آپؐ کا

☆☆☆

ہجر میں جو آپؐ کے آنکھ اشک بار ہے
آپؐ کے دیدار کی بس وہی حق دار ہے

جس نے بھی تھاما ہے میرے مولا کا دامانِ کرم
اُس کا ہی دونوں جہاں سمجھو کہ بیڑا پار ہے

خالی لوٹاتے نہیں وہ جھولیاں بھرتے ہیں سب
مانگنے والا کوئی اپنا ہے یا اغیار ہے

دیکھا ہے جس آنکھ نے اُس جلوۂ انوار کو
دیکھنا اُس آنکھ کا بھی آپؐ کا دیدار ہے

ٹوٹ کر چاہے گا پھر اُس کو ہی سارا جہاں
پیارے نبیؐ کا جو بھی قاصر بن گیا حبدار ہے

☆☆☆

کیا ہو عشق جس نے بھی وہ جانے پیار کی لذت
کوئی بے درد کیا جانے غمِ دلدار کی لذت

عطا جس کو ہوا جلوہ محمد ﷺ کا ارے لوگو!
وہی بس جانتا ہے خوب اُس دیدار کی لذت

ہماری روح کی خاطر یہ دونوں ایک جیسی ہیں
بھلے انکار کی لذت ہو یا اقرار کی لذت

وہ شاید خُلدِ رنگیں میں نہ پائے گا سکوں ہرگز
ملی جس کو نصیبوں سے وہ تیغ و دار کی لذت

اُسی پہ کھُل گئی ساری حقیقت فتح یابی کی
عطا جس کو ہوئی ہے کربلا میں ہار کی لذت

محبت باقی صدیوں کی نچھاور کر ہی دے گا وہ
ملی ہے لمحہ بھر جس کو حُبِ سرکارؐ کی لذت

سدا لپٹا رہا قاصر جو بھی آقاؐ کے قدموں سے
اُسی کو ہوگئی معراج قربِ یار کی لذت

☆☆☆

آج برسا ہے پھر ایسا ابرِ کرم
بعد مدّت ہوئی ہے میری آنکھ نم

شاید اُنؐ کی نظر سے گزرا ہوں میں
ہو رہا ہے جو مجھ کو احساسِ کرم

نہیں خبر خواب ہے یا حقیقت یہی
چومتا ہوں سدا میں تمہارے قدم

بس اتنی گزارش ہے آقاؐ میرے
آپؐ کے ہی تصوّر میں میرا نکلے دم

آپؐ کی یاد ہے آپؐ کا ورد ہے
زندگی کا تو حاصل ہیں شاہِ اُممؐ

واردوں تُجھ پہ خوشیاں جہاں بھر کی میں
آپؐ بخشیں مجھے آقاؐ اپنا ہی غم

جن پہ پڑ جائے تیری نظر یا نبیؐ
مجھ سے لاکھوں سیاہ کار ہوں محترم

آپؐ کی رحمت ہے فقط کائنات میری
روزِ حشر مولا رکھنا قاصر کا بھرم

☆☆☆

اسی لیے تو میں رنج و الم سہتا ہوں
تیرے خیالوں میں جو گم رہتا ہوں

چھوڑ دیا ہے دنیا کا سہارا بھی اب
جدھر بہائے یہ پانی اُدھر بہتا ہوں

کہوں کیوں میں کچھ اور اس کے سوا
تیری آقا میں یہ جو ثناء کہتا ہوں

اس لیے ہے وہاں اب ذکر میرا
تیرے ذکر میں جو میرے نبیؐ رہتا ہوں

ہے یہ مسرور قاصرؔ تیرے درد میں
خوش ہو کے بھی تیرا میں غم سہتا ہوں

☆☆☆

کرم ہو کہ ستم اب تیرے ہیں
خوشی ملے یا غم اب تیرے ہیں

وصال ملے یا ہجر نصیب ہو
یہ سوچ چکے ہم اب تیرے ہیں

جھکا دی جبیں جب تیرے حضور
قدم ملے کہ حرم اب تیرے ہیں

مُدعا تو ہے بُجھ جائے پیاس
کوثر ملے یا زم زم اب تیرے ہیں

اُدھر بلاؤ یا اِدھر ہو نوازش
دونوں ہیں کرم اب تیرے ہیں

تیری رحمت ہی ہے اُمید میری
بہت ہو یا کم اب تیرے ہیں

تیرا ذکر اور تیری ہی بات
کریں گے دم دم اب تیرے ہیں

دونوں جہاں سے عزیز ہو
لے لو قسم اب تیرے ہیں

ہرگز نہ چھوٹے گا در تیرا
چاہے نکلے دم اب تیرے ہیں

عملِ صالح نہ نیکیاں قاصر
ہیں جیسے شاہِ اُمم اب تیرے ہیں

☆☆☆

جب تلک مولا میرے میری یہ زندگانی رہے
تیرے قدموں میں رہوں بس یہ مہربانی رہے

مجھ سے چھن جائیں یہ سب اعزاز اور رُتبے تو کیا
ہاں مگر مجھ کو میسر یہ ثناء خوانی رہے

وار دوں تختِ سُلیمانؑ، پر میری خواہش ہے یہ
دل پہ آقاؐ کی میرے قائم یہ حُکمرانی رہے

خواہشِ دیر و حرم ہے نہ کلیسا کی طلب
آپؐ کے در پہ جُھکی یہ میری پیشانی رہے

مِل گیا جب تیرا غم سب مٹ گئے رنج و الم
پھر کوئی قاصرؔ کے دل میں کیوں پریشانی رہے

☆☆☆

میری زباں سے ہو سکے اظہار کس طرح
تیرے کرم کا میں کروں انکار کس طرح

مجھ کو غلامی بخش دی در کی حضورؐ نے
بھولوں نوازشیں تیری سرکارؐ کس طرح

میں عاصی ہو کے بھی تیرا دیوانہ ہوں مگر
مجھ سے یہ چھپ سکے گا تیرا پیار کس طرح

خیرہ نظر ہو دیکھے جو بھی تجھؐ کو یا نبی ﷺ
جلوے تیرےؐ کا ہو سکے دیدار کس طرح

قاصرؔ اگر ہوں آقاؐ! پریشاں مگر نہیں
جائیں گے مجھ کو چھوڑ کر غمخوار کس طرح

☆☆☆

حد سے بڑھ کر مجھ پہ ہے آقاؐ رحمت آپؐ کی
ہیں کہاں میرے عمل اور کہاں عنایت آپؐ کی

ہے نوازش آپؐ کی ورنہ کہاں میرا نصیب
دل میں ہے صورت تمہاری لب پہ مدحت آپؐ کی

بخش دی در کی غلامی اور ثناء خوانی کا شرف
میں کہاں تھا اِس کے قابل ہے سخاوت آپؐ کی

اس عمل پر ناز ہے اور ہے یہ بخشش کا جواز
میرا تو زادِ سفر ہے بس محبت آپؐ کی

میری عزت میری شہرت آپؐ کی نظرِ کرم
سرفرازی کا سبب ہے آقاؐ نسبت آپؐ کی

جہاں سجے بزم درود ہے وہاں پہ حق موجود
لاشریک بھی ہے شریک جہاں ہے شرکت آپؐ کی

اے وجہِ تخلیقاتِ کُلؐ شاہِ اُممؐ شاہِ رُسلؐ
اے ہادیِ ختمِ رُسلؐ ہے سب پہ رحمت آپؐ کی

اُس دل میں ہو پھر کیسا ڈر جس دل میں ہے آقاؐ کا گھر
تریاقِ حزن و رنج آقاؐ ہے یہ صورت آپؐ کی

باعثِ تسکین تیرا نام ہے سب سے اعلیٰ آپؐ کا مقام ہے
کہے قاصرؔ یہ غلام تیرا لاریب عظمت آپؐ کی

☆☆☆

فہم اور ادراک سے بعید ہے
دل پشیماں بھی یہ پُر اُمید ہے

مضطرب میں جب ہُوا آئی صدا
مہربانی ہی تیری اُمید ہے

مصطفیٰؐ کا ہی کرم ہے دوستو!
بس یہی ہر خوف کی تردید ہے

واسطے بخشش کے ہے اتنا بہت
تُو اگرچہ دشمنِ یزید ہے

ہر بلا سے ہو گیا محفوظ وہ
جو بھی شخص اہل بیت کا مُرید ہے

کیا غرض ہے فطر واضحیٰ سے مجھے
بس تیری ہی دید میری عید ہے

صد ہا مبارکیں تجھے قاصؔر میری
مُرشد تمہارا بالیقیں فریدؒ ہے

☆☆☆

رہیں گے نہ سدا ہم دور کبھی
ہم ہوں گے دیکھنا منظور کبھی

اثر ہوگا اُن پہ میری چاہت کا
نظر کریں گے ہم پہ حضور ﷺ کبھی

اس آس پہ سہتے ہیں ستم سارے
یاد کر لیں گے وہ ہمیں ضرور کبھی

اس قدر رہیں وہ مہرباں مُجھ پر
بنے گی میری کٹیا بھی یہ طور کبھی

یوں اہلِ دل کی ہوئی بسر زندگی
رنجیدہ کبھی ہیں تو ہیں مسرور کبھی

اک بار مل جائیں اُنؐ کے قدم قاصر
ہوتے نہیں ہیں پھر وہ دور کبھی

☆☆☆

یوں مجھ پہ تیری نظر نہ ہوتی
تو مجھ کو اپنی خبر نہ ہوتی

بھٹکتا پھرتا یوں تیرگی میں
شبِ اَلم کی سحر نہ ہوتی

جو درد سے دل آشنا نہ ہوتا
تو چشم میری یہ تر نہ ہوتی

نہ ہوتا احسان تو یاد تیری
کبھی میرے ہمسفر نہ ہوتی

قرینے اُلفتِ کے کیونکر آتے
نظر وہ قاصر اگر نہ ہوتی

☆☆☆

جب مہرباں مجھ پہ ہیں میرے نبیؐ ہوئے
مائل میری طرف پھر انساں سبھی ہوئے

اوقات آقاؐ کچھ بھی تو ہرگز نہ تھی میری
پہنچے جو بارگاہ میں تیری ہم ولی ہوئے

پھر یوں ہوا کہ مرتبے بڑھتے چلے گئے
جب سے اسیر دوستو! حُبِ علیؑ ہوئے

اطہر ہوئے طاہر ہوئے اور محترم ہوئے
جس وقت سے ہی ہم سگِ آلِ نبیؐ ہوئے

یہ مصطفیٰؐ کا فیض ہے قاصرؔ پہ جو بھی ہے
راضی خدا ہوا ہے مہرباں ولی ہوئے

☆☆☆

آباد ہے جو دل تیرے نوری خیال سے
محفوظ ہو رہا ہے وہ لطفِ وصال سے

خاطر میں لائے کس طرح شمس و قمر کو وہ
جو دل منور ہو گیا تیرے جمال سے

ہے کام جس کا رات دن درود آپ پر
آزاد ہو گیا ہے وہ ہر قیل و قال سے

ہرگز پہنچ سکا نہ وہ چوکھٹ پہ آپ کی
چاہت جسے بھی ہو گئی ہے زر و مال سے

آؤ میرے شاہِ اُمم قاصر پہ ہو کچھ تو کرم
ہے منتظر بیٹھا تیرا کئی ماہ و سال سے

☆☆☆

ساتھ جس کے تمہارا کرم ہو گیا
دور اُسی سے ہی ہر ایک غم ہو گیا

آ گئے ہیں جہاں بھی قدم آپؐ کے
وہ ویرانہ بھی تو اِرم ہو گیا

جس کی نسبت ہے تجھؐ سے جُڑی یا نبیؐ
تھا جتنا بُرا محترم ہو گیا

کعبے والے سے بھی مل گیا ہے وہی
کعبہ جس کا تمہارا قدم ہو گیا

ہو گیا اُس پہ قاصرؔ ہے راضی خدا
جس پہ بھی راضی شاہِ اُممؐ ہو گیا

☆☆☆

جب سے تیری مہربانی ہوئی
دور ہر میری پریشانی ہوئی

یہ تیرا ہی فیض ہے جو آقاؐ !
سب مشکلوں میں آسانی ہوئی

دہلیز سے تیریؐ جب لَو لگی
مقدر پہ پھر نظر ثانی ہوئی

تیرا پیار اُس کو ملا مصطفیؐ !
جس پہ تیری مہربانی ہوئی

جب سے ملی ہے غلامی تیریؐ
دنیا میری پھر دیوانی ہوئی

تیرے در کے سجدوں کا اعجاز ہے یہ
جبیں میری قاصرؔ نورانی ہوئی

☆☆☆

یا نبیؐ! جن کو ملے ہیں تیرے قدم
ٹل گئے پھر اُن کے سارے درد و غم

بانٹتے پھرتے ہیں ہر جا وہ سکوں
ہو گیا آقاؐ تیرا جن پر کرم

جن کی نسبت کچھ نہیں ہے آپؐ سے
ہے کہاں اُن کا کوئی دین و دھرم

بس پہنچ پائے گا وہ اللہ تک
ہے وسیلہ جن کا تو شاہِ اُممؐ

قرب تیرا ہی تو ہے قربِ خدا
جن کو تیرا در ملا اُن کو ارم

آقاؐ! میں قاصر ہوں مگر بے خوف بھی بہت
تیرے ہی دم سے ہے بس میرا بھرم

☆☆☆

بلندی سے بھی بالاتر وہ ہُوا ہے
درِ مصطفیؐ پہ جو بھی سر جھکا ہے

ملی ہے جسے اُس در کی گدائی
وہ سارے زمانے کا مالک بنا ہے

غلامی کی جس نے آلِ نبیؐ کی
اُسے خلق سے اعلیٰ رتبہ ملا ہے

لیا صدق سے جس نے اسمِ مبارک
وہی ربِّ اعلیٰ کو پیارا لگا ہے

ہے لاریب اب بھی حدیثِ مکرم
محمد ﷺ نے جس کو جو بھی کہا ہے

ہوئی اُس پہ رحمت ہوئی اُس کی بخشش
درودِ آقاؐ پہ جس بشر نے پڑھا ہے

حُبّ نبیؐ سے ہُوا راز افشاں
کہ جلوۂ حق تو رُخِ مصطفیؐ ہے

کہاں کوئی خوش بخت قاصر سا ہوگا
کہ عشق محمد ﷺ کا تحفہ ملا ہے

☆☆☆

ایسا کریم اور نہ رحمٰن ہے کوئی
نہ آپ سا جہاں میں مہربان ہے کوئی

جتنے بھی لوگ محترم و معتبر ہوئے
ہرگز نہ آقا آپ سا ذیشان ہے کوئی

وہاں بنے مہمانِ خاص آپ ہیں
جہاں پر بنا نہ آج تک مہمان ہے کوئی

جز آپ کے جہانوں میں ایسا کوئی نہیں
کب دشمنوں پہ کرتا احسان ہے کوئی

نگاہِ نبیؐ کے قاصر ہیں فیصلے سبھی
کوئی بنا ولی اور سلطان ہے کوئی

☆☆☆

آئے نہ کچھ زباں پہ تیرے نام کے سوا
نہ ورد ہو درود اور سلام کے سوا

لکھوں تو تیری نعت اور کروں تو تیری بات
ہو کام مجھ کو نہ اِس کام کے سوا

ہوں منتظر بُلاوے کا کب سے میں یا نبی ﷺ!
کچھ نہ سُنوں میں آپؐ کے پیغام کے سوا

ہے التجا کہ اپنی محبت عطا کرو
کچھ بھی بڑا نہیں اِسی انعام کے سوا

مل جائے وہ نگاہ تو زم زم کو کیا کروں
شیریں نہیں ہے کوئی بھی اس جام کے سوا

بس اِک مدینے میں ہماری شام بھی تو ہو
یوں شام ہر بے کار ہے اُس شام کے سوا

الزام دینا ہے تو بس عشقِ نبیؐ کا دے
قاصرؔ نہ مانگوں کچھ بھی اِسی الزام کے سوا

☆☆☆

سب سے ہے پیو دلر با اور سب سے خوش اندام ہے
محترم ناموں میں سب سے آپؐ ہی کا نام ہے

مومنوں کے دل جسے پی کر ہو جاتے مست ہیں
مئے کدۂ رب میں آقا آپؐ ہی وہ جام ہے

آ ہی جائے جس زباں پر مصطفیٰؐ کا نام پھر
نہ ہی کوئی مشکل ہے اُس کو نہ ہی کچھ آلام ہے

جو مٹا دیتا ہے آقا عمر بھر کے عیب سب
یا محمد ﷺ وردِ وہ بس آپؐ ہی کا نام ہے

جو بھی دل سیراب ہیں آقا تمہارے ذکر سے
دلربا اُن کی سحر اور مست اُن کی شام ہے

دل سے نہ جائے کبھی بھی ذکر تیرا یا نبیؐ
چین قاصر کا یہی اور بس یہی آرام ہے

☆☆☆

آتی ہے بار بار یہ صدا مدینے
ہر دُکھ درد کی ہے دوا مدینے

گناہ گار و نہ گھبراؤ سیاہ کار و
معاف ہوتی ہے ہر خطا مدینے

مرضِ عشق ہو یا گردشِ زمانہ
ملتی ہے ہر مرض کی شفا مدینے

آؤ چل کے سنائیں داستانِ غم
رہتے ہیں سب کے مشکل کُشا مدینے

کیوں سمجھتے ہو بے سہارا خود کو
رہتے ہیں نہ میرے مصطفیٰ ؐ مدینے

طیبہ میں کیا نہیں ملتا بھلا
ہے مصطفیٰ ﷺ مدینے ہے خدا مدینے

کتنے با اختیار ہیں میرے نبی ﷺ
آ کر ایک بار آزما مدینے

فقر و ولایت ، عرفان و آگہی
ملتا نہیں ہے بھلا کیا مدینے

سنور جاتے ہیں دین و دُنیا قاصرؔ
کہتا ہے وہی جو بھی گیا مدینے

☆☆☆

جاہ حشم درکار ہے نہ لعل و گوہر دیجئیے
میرے نبیؐ مجھ کو تو بس طیبہ میں ہی گھر دیجئیے

شاہوں کی نہ چاہوں شناسائی نہ ہی کوئی کرم
بس مری چاہت کو آقاؐ پُر اثر کر دیجئیے

عرش پر چاہوں نہ میت میری لے جائے کوئی
قبر اپنے قدموں میں ہی مجھ کو مگر دیجئیے

عرش کو جاؤں نہ میں فرش سارا دیکھوں
مجھ کو اپنے طیبہ کا زندگی میں سفر دیجئیے

نہ ملے کوثر تو پرواہ کچھ نہیں قاصرؔ مجھے
مجھ کو اپنے مئے کدے سے جام بھر بھر دیجئیے

☆☆☆

کیوں طلب ہو پھر جلال و جاہ کی
تیرے قدموں میں گزاروں زندگی

چاہیئے پھر کیا مجھے با وقتِ نزع
ہوں میرے دل میں نبیؐ لب پر علیؑ

کوئی پوچھے تو بتا دیتا ہوں میں
مجھ کو جنت سے حسیں تیری گلی

اُس کے تابع ہو گئے لوح و قلم
تیرے در کی چاکری جس کو ملی

اُس کے چرچے عرش پر ہونے لگے
تیرے در سے بھی ہے جس کی لَو لگی

نہ رہا اُس کا کوئی واللہ گناہ
آنکھ تیرے عشق میں جو نم ہوئی

یوں گزر کر دہر کے طوفان سے
پار تیرے نام کی کشتی لگی

مانگے پھر قاصرؔ خدا سے کیا دُعا
تیرا غم ہے زندگی اور بندگی

☆☆☆

قصر و ایواں حور و غلماں نہ ہی جنت چاہیے
مجھ کو تو میرے نبیؐ تیری ہی قربت چاہیے

ہیں حسیں دلکش نظارے باغِ جنت کے مگر
پر مجھے میٹھے مدینے کی زیارت چاہیے

جانفزا ہے جام کوثر ساقیٔ کوثر مگر
آپؐ کی میٹھی سی نظروں کی عنایت چاہیے

شاہی اُن کو ہو مبارک جن کو شاہی کی طلب
ہم کو آقا آپؐ کے در کی سعادت چاہیے

ناز ہے جن کو عمل پر وہ کریں صد بار ناز
میں تو قاصر ہوں مجھے آقا کی رحمت چاہیے

☆☆☆

اہلِ زر ہوں اور نہ کوئی حسیب ہوں
شکر ہے کہ میں بہت آقا غریب ہوں

تم کو ناز ہے زر و دینار پر بہت
مجھ کو ہے یہ فخر کہ اُنؐ کے قریب ہوں

پوچھتے ہو تم میری اوقات کیا بھلا؟
میں کہ اِک سگِ دیارِ حبیب ﷺ ہوں

میرے دامن میں کوئی آلودگی نہیں
سوچتا ہوں میں بڑا ہی خوش نصیب ہوں

خواہشِ دنیا نہیں ہے کچھ بھی میرے پاس
نہ عدو کسی کا ہوں اور نہ رقیب ہوں

جو ستائے مجھ کو میں اُس کو دُعائیں دوں
کہتے ہیں کہ میں تو بہت ہی عجیب ہوں

میں مریضِ عشق ہوں اے چارہ گر سُنو!
پر جہاں کے واسطے قاصر طبیب ہوں

☆☆☆

نہ ہے خواہش مال وزر کی نہ ہی دولت چاہیئے
مجھ کو آقاؐ آپؐ کی نظرِ عنایت چاہیئے

تیریؐ ہی اُلفت فقط میری ہی کائنات ہے
نہ ہی ڈر دوزخ کا مجھ کو نہ ہی جنت چاہیئے

چھوڑ دے بیشک زمانہ یہ مجھے منظور ہے
فکرِ دُنیا کچھ نہیں ہے تیریؐ رحمت چاہیئے

ہیں تمہارے حُسن کا صدقہ جہاں کی عشرتیں
شیدا ہے جس کا خدا مجھ کو وہ صورت چاہیئے

ہر گھڑی قاصرؔ ترا تیرےؐ تصوّر میں رہے
اے شاہِ بطحٰہ مجھے تیریؐ زیارت چاہیئے

☆☆☆

شاہی نہ ہی کچھ لعل و گہر مانگ رہا ہوں
ساقی سے فقط ایک نظر مانگ رہا ہوں

مِل جائے نظر تجھ سے جو تا حشر ہٹے نہ
جتنی ہے طلب اُس ہی قدر مانگ رہا ہوں

خواہش نہیں کہ مجھ کو ملیں قصرِ شہانہ
میں آپؐ سے بس آپ کا در مانگ رہا ہوں

میں چاند پہ جاؤں نہ اُڑوں کہکشاں میں
فقط آپؐ کے قدموں میں ہو گھر مانگ رہا ہوں

لمحوں کی نہیں قید چاہے صدیاں ہی گزریں
پہنچا دے جو طیبہ وہ سفر مانگ رہا ہوں

یہ کس نے کہا مانگتا ہوں خوشیوں کے خزینے
بس میں تو سدا دیدۂ تر مانگ رہا ہوں

جو عرش کو تڑپا دے جو لرزا دے زمیں کو
بس عشق میں قاصرؔ وہ اثر مانگ رہا ہوں

☆☆☆

لعل و گوہر نہ مُجھ کو زر و مال چاہیئے
آ قاؐ تیرے کرم کا مجھے حال چاہیئے

اسود کو لوگ چومتے ہیں روز و شب مگر
مجھ کو میرے آ قاؐ کریمؐ تیرا خال چاہیئے

طیبہ کی حاضری کو تڑپتا ہوں رات دن
میری جبینِ شوق کو در سال چاہیئے

دیکھیں مجھے تو سب کہیں دیوانہءِ رسولؐ
ہو عشق میں ہی ایسا میرا حال چاہیئے

آ جائے بس قرینہءِ بندگی مجھے
نہ اور کوئی مجھ کو حال قال چاہیئے

نہ کوئی غرض ہے مجھے حور و قصور سے
مجھ کو غلامی آمنہؓ کے لعل چاہیئے

وہ حُسن جس پہ حُسنِ یوسفؑ کو رشک ہے
اُس حُسنِ بے مثال کا جمال چاہیئے

پہنچا دے جو قاصر کو بس تیرے حضور میں
مرشد فریدؒ مجھ کو با کمال چاہیئے

☆☆☆

مجھ گنہگار کو سینے سے لگائے رکھنا
اپنے قدموں میں میرے آقاؐ بٹھائے رکھنا

جگ کی سلطانی سے خوش رنگ غلامی تیری
یا نبی ﷺ مجھ کو غلام اپنا بنائے رکھنا

میں گناہ گار پرستار ہوں آقاؐ تیرا
مجھ کو کملی میں مگر آپؐ چھپائے رکھنا

ہو پیشِ نظر آپؐ کا روئے روشن
آبِ کوثر بھی مجھے آپؐ پلائے رکھنا

تو جو چاہے تو میرے غم کی حقیقت کیا ہے
میرے محبوبؐ مجھے آپؐ ہنسائے رکھنا

تیرے ایمان کا حاصل تیری منزل یہ ہے
سر کو قاصر درِ اقدس پہ جھکائے رکھنا

☆☆☆

نہ زاہدو اتنے اتراؤ کب صرف ہیں نیکو کاروں کے
آقاؐ ہیں بھرم مسکینوں کے اور شافعی ہیں بدکاروں کے

نہ درد کے مارے گھبراؤ، نہ غم کے مارے غم کھاؤ!
غمخوار ہیں سب مجبوروں کے ہیں چارہ گر بیماروں کے

ہو گلشن یا کہ گُل لکھوں وجہ تخلیقِ کُل لکھوں
سب چاند ستارے تم سے ہیں تم سے ہیں رنگ نظاروں کے

سورج کو بھی ٹھہرائے حبشیؓ، اُمت کو بھی بخشائے قرنیؒ
کیا شان تیری جانے کوئی یہ ہیں کام تیرے حبداروں کے

یہ کھیل ہیں سارے قسمت کے، اعجاز ہیں یا پھر نسبت کے
کہیں جینا بھی اک ذلت ہے کہیں چرچے ہیں درباروں کے

گو حسینؒ نہیں بایزیدؒ نہیں ہم واصفؒ اور فریدؒ نہیں ہم
بس ایک دعا ہے زندگی بھر قربان رہوں تیرے پیاروں کے

ایسا ہے تمہارا در آقا جھکتے ہیں جہاں پہ سر آقا
کُل عالم کے سلطانوں کے سب دنیا کے سرداروں کے

قاصر کے دل کی ہے حسرت قائم رہ جائے یہ نسبت
نہ چھوٹے مجھ سے درِ اُنؐ کا جاؤں صدقے جانثاروں کے

☆☆☆

تمہیں اپنے عمل کا اور عبادت کا سہارا ہے
مجھے تو اپنے مولاؐ کی ہی رحمت کا سہارا ہے

میری ہے مفلسی ایسی نہیں ہے پاس کچھ میرے
مجھے آقاؐ فقط تیری عنایت کا سہارا ہے

میرے لب پر تُمہاراؐ ورد رہتا ہے سدا ہر پل
فقط عاصی کو مولاؐ اس تلاوت کا سہارا ہے

یہ ممکن ہے نہ ہو منظور حجِ کعبہ میرا آقاؐ
مجھے یا مصطفیٰؐ تیری زیارت کا سہارا ہے

نہ کام آئے میرے شاید یہ زرِ دُنیا کبھی ہرگز
تمہارے درد کی اس دل کو دولت کا سہارا ہے

ہوں اپنے یا پرائے ہوں گلے سب کو لگاتے ہو
تیری بے مثل اور بے داغ سیرت کا سہارا ہے

بُرا ایسا ہوں قاصر کہ نہیں مجھ سا بُرا کوئی
وسیلہ کچھ نہیں بس تیری نسبت کا سہارا ہے

☆☆☆

نہ ہی زاہد نہ عابد ہوں نہ ہی میں میر و سلطاں ہوں
مبارک دو مجھے آ کے محمد ﷺ کا ثناء خواں ہوں

نہ دوزخ کا ہے ڈر مجھ کو نہ جنت کی ہوس باقی
ملیں مجھ کو میرے آقاؐ فقط جن کا میں خواہاں ہوں

نہیں تکتے وہ عیبوں پر خطا پوشی روش اُنؐ کی
مجھے کافی کرم اُنؐ کا میں جن کے زیرِ داماں ہوں

سنگِ در چوم لو میرا شہنشا ہو جبیں رکھ کر
ملا یہ شرف ہے مجھ کو غلامانِ غلاماں ہوں

نہیں کچھ پاس ہے میرے سواءِ آپؐ کی نسبت
یہی مال و متاع میرا فقط جس پہ میں نازاں ہوں

تڑپتی ہے دلِ قاصرؔ میں ہر لمحہ یہی حسرت
کٹے سر نام پہ تیرے اِسی خواہش میں قرباں ہوں

☆☆☆

اُلفت کا میرے آقاؐ تُو آپ بھرم رکھنا
کوئی بھول جو ہو جائے جاری یہ کرم رکھنا

لغزش کبھی مجھ سے ہو مجھ کو بھی میرے آقاؐ
بس نظرِ عنایت سے ثابت بقدم رکھنا

کچھ اور نہیں چاہتا میں اس کے سوا ہرگز
بس عشق میں اپنے تُو آنکھیں میری نم رکھنا

تُو ایسا کرم والا نہیں تجھ سا جہانوں میں
اب نظرِ کرم ہم پر اے شاہِ اُمم رکھنا

نہ باغِ جناں چاہوں نہ خلدِ بریں چاہوں
بس اتنی گزارش ہے محشر میں بھرم رکھنا

جب آئے قضا سر پر اے شاہِ شاہاں میرے
میت کو میری آقاؐ در بابِ حرم رکھنا

چھن جائے خوشی میری یا جان چلی جائے
قاصرؔ کو میرے آقاؐ قدموں میں بہم رکھنا

☆☆☆

شب و روز مجھ پہ ہی رحمت تیری ہے
تیرے عشق سے بات میری بنی ہے

تیرا تو کرم ہے بہت مجھ پہ آقاؐ
یقیناً میری چاہتوں میں کمی ہے

نگاہِ نبی ﷺ کی یہ تاثیر دیکھو !
ہوا محترم وہ یہ جس پہ پڑی ہے

نہیں گر مقدر میں طیبہ کو جانا
مگر اُس کی تصویر دل میں سجی ہے

یہ خاطر میں بے شک نہ لائے زمانہ
مگر آپؐ سے میری نسبت جُڑی ہے

ہجوم بلا سے میں گھبراؤں کیوں کر
میں نازاں ہوں تیری جو قربت ملی ہے

نہ شکوہ شکایت نہ کچھ ہے تقاضا
نہیں پاس کچھ بھی مگر کیا کمی ہے

تیرا ورد ہر دم ہے میری زباں پر
خیالوں میں تیرے میری ہر گھڑی ہے

یہ خاموشی قاصر تیرا ہے اثاثہ
کہ سینے میں تیرے جو عشقِ نبیؐ ہے

☆☆☆

جب تلک ہے دم میں دم
ہم ہیں تیرے شاہِ اُمم

دعویٰ نہیں ہے عشق کا
ہیں نام پہ قربان ہم

بس آپؐ سا کوئی نہیں
بس آپؐ ہیں شاہِ عجم

بس دان ہو اُلفت ہمیں
نہ چاہیئے جاہ و حشم

شہباز بن کر نہ اُڑوں
منزل میری تیرے قدم

کچھ بھی نہیں میرا عمل
بس آپؐ کر دیجیئے کرم

کس واسطے سے مانگ لوں؟
ہے آپؐ کو اپنی قسم

قاصر کہیں بھٹکے نہیں
آقا میرا رکھنا بھرم

☆☆☆

کام آتا ہی نہیں کچھ تیریؐ رحمت کے سوا
پاس میرے کچھ نہیں ہے بس ندامت کے سوا

ہے تکلف نہ تصنع اور نہ کوئی ہنر
کچھ سہارا بھی نہیں تیریؐ عنایت کے سوا

عمل صالح میرے نہ زورِ بندگی ہے
کچھ زادِ سفر نہیں ہے تیریؐ اُلفت کے سوا

یا نبیؐ! دیکھوں میں تیرا شہر اور تیریؐ گلی
کوئی خواہش ہی نہیں تیریؐ زیارت کے سوا

تیریؐ مداح اور ثناء ہو میرا ہی وردِ زباں
لب پہ کچھ نہ آئے آقاؐ تیریؐ مدحت کے سوا

قاصؔر میں پُر تقصیر ہوں اور قابلِ تعزیر ہوں
پاس میرے کچھ نہیں تیریؐ شفاعت کے سوا

☆☆☆

نہ مہرباں وہ کم ہیں نہ قسمت میری بُری ہے
اب ہو چلا یقیں میری چاہت میں ہی کمی ہے

تڑپ رہا ہوں تیرے دیدار کو میں کب سے
اِدھر ہوئی نوازش نہ اُدھر طلب ہوئی ہے

طیبہ کو جانے والے جب قافلوں کو دیکھا
بے چینی بڑھ گئی ہے حسرت سی اِک اُٹھی ہے

بے شک نہیں ہے مجھ پہ احسان کم یہ مولاؐ
تیرا خیال تیری یادوں کی جو گھڑی ہے

آکر چھپا لو مجھ کو کملی میں اپنی آقاؐ
قاصر بہت ہوں اور قضا سامنے کھڑی ہے

☆☆☆

گنوں بھی تو تیرے میں احسان کیا کیا
کروں بھی بیاں تو تیری شان کیا کیا

عطا کی ہے اُلفت اور بخشی غُلامی
ہیں احسان تیرے میری جان کیا کیا

یہ سپنے، یہ آسیں یہ وعدے تمہارے
سفر کے ہیں میرے یہ سامان کیا کیا

گلی کوچے بازار و دربار دیکھوں
میرے دِل میں آقا ہیں ارمان کیا کیا

یہ کشف و ولایت یہ عرفان مولاً
عطائیں ہیں تیری مہربان کیا کیا

اُن قدموں کو چوما ہے تلووٗں کو چوما
رحم مجھ پہ تیرے ہیں رحمٰن کیا کیا

محو قاصر ہے جلووٗں میں تیرے
نظارے جو ہوتے ہیں ہر آن کیا کیا

☆☆☆

صد شکر میں آپؐ کے حضور رہتا ہوں
دیکھنے میں اگرچہ میں دور رہتا ہوں

آپؐ کی نعتیں نبیؐ آپؐ کی باتیں کبھی
آپؐ کے خیالوں میں پُرسرور رہتا ہوں

اور تو کوئی نہیں ہے مشغلہ میرا
ہاں آپؐ کے تصور میں ضرور رہتا ہوں

لپٹا رہوں بس آپؐ کے قدموں سے سدا
طالب نہ ہرگز جنت و حور رہتا ہوں

کہاں وہ روضہ عالی کہاں یہ میری کٹیا
مگر آپؐ کا منتظر حضور ﷺ رہتا ہوں

اسے کیا کہوں آپؐ کے فضل کے سوا میں
قاصر ہوں مگر بے قصور رہتا ہوں

☆☆☆

جس کے دل میں حضورؐ ہوتے ہیں
دل وہی رشکِ طور ہوتے ہیں

آپؐ کے غم میں جو ہوئے غمگیں
ہاں وہی غم سے دور ہوتے ہیں

خاک میں مل کر بھی نہ خاک ہوئے
نور سے مل کے جو نور ہوتے ہیں

کب جہنم اُسے جلاتی ہے ؟
جس کے دل میں حضورؐ ہوتے ہیں

جب وہ جلوہ مَیں دیکھ لوں قاصرؔ
روز و شب پُر سرور ہوتے ہیں

☆☆☆

یہ ہے خواہش میری یہی میری طلب
سنگِ در تیرا چوموں اے شاہِ عرب

جگ کی سلطانی ہو یا ہو جاہ و حشم
تیرے قدموں کی راحت کہاں اور کب

آئی دیدار کی رُت دیوانے چلے
منتظر بیٹھا ہوں مجھکو ہو اِذن اب

نہ رہے حجاب کوئی نہ راہ کی رکاوٹ
ہو کرم آقا پہنچوں مدینے مَیں جب

ہم جلیں نارِ دوزخ میں شاہِ اُممؐ؟
تیری رحمت گوارہ کرے گی یہ کب

بے غوث و اقطاب و ابدال سب
جن کے دل میں ہے آقاؐ جی تیرا ادب

لاکھ زاہد ہو یا ہو عابد کوئی
بن عشقِ نبیؐ نہ ہوا کوئی مقرب

سمجھتے ہیں جو شرک میلاد کو
وہ ہیں بد بخت اُن پہ خدا کا غضب

اپنے قاصر پہ اتنا کرم کیجیے
آپؐ آئیں گے جب ہو میری جاں بلب

☆☆☆

خُدایا! کر دے پاک میرا سینہ
اُتر جائے میرے دل میں مدینہ

نہ تھا لائق میں ہرگز اس کرم کے
مجھے بخشا محبت کا قرینہ

نہ چاہوں حور و غلماں اور جنت
بنا دے دل میرا نوری نگینہ

وہ گلیاں اور چوموں وادیاں بھی
جہاں چلتے پھرے شاہِ مدینہ

معطر ہے فضا دونوں جہاں کی
ہے جو مہکا مولائے کُل کا پسینہ

جمی رہے محفلِ میلاد یارو
جو آیا ہے یہ رحمت کا مہینہ

بہت خستہ ہے طوفان بھی چڑھا ہے
الٰہی! پار ہو میرا سفینہ

مدینے میں میرے شام سحر ہوں
دُعا قاصرؔ کی ہے روز و شبینہ

☆☆☆

تسکینِ قلب و جاں ہیں وہ
ہاں جان جانِ جہاں ہیں وہ

دیکھیں سراپا اُس کا جو
صدقے ہیں وہ قرباں ہیں وہ

ہیں رحمت اللعالمین ﷺ
دونوں جہاں کی شاں ہیں وہ

ہیں وجہِ خلقِ کائنات
کونین کے سلطاں ہیں وہ

کوئی بشر اُنؐ سا کہاں؟
ہاں صورتِ یزداں ہیں وہ

نعلین زیبِ عرش ہیں
خود کس قدر ذیشاں ہیں وہ

ہیں اس قدر پیارے مجھے
بس جاں تو کیا ایماں ہیں وہ

دشمن کو بھی جو دیں دُعا
ہاں ایسے مہرباں ہیں وہ

نطق اُنؐ کا کیا کہیں ؟
بس ناطقِ قرآں ہیں وہ

جن و بشر اُنؐ کے غلام
سلطان انس و جاں ہیں وہ

ہو میز باں جن کا خدا
کیا محترم مہماں ہیں وہ

دیدار واجب جن کا ہے
قاصرِ رُخِ سبحاں ہیں وہ

☆☆☆

دل کی دھڑکن پکارے نبی ﷺ نبی ﷺ
سانسوں میں ہے ہمارے نبی ﷺ نبی ﷺ

خوابوں میں وہی خیالوں میں وہی
جان سے بھی ہیں پیارے نبی ﷺ نبی ﷺ

بھیجے جن پر خدا درود و سلام
وہ ہیں دلربا ہمارے نبی ﷺ نبی ﷺ

مانگیں بخشش تو کہے یہ پیارا خدا
ہیں مختارِ کُل تمہارے نبی ﷺ نبی ﷺ

ایک تم نہ کہو کہتی ہے دُنیا ساری
یہ آسماں چاند ستارے نبی ﷺ نبی ﷺ

مٹ جائیں گے غم دیکھنا قاصر
مل کے کہو جو تم سارے نبی ﷺ نبی ﷺ

میرے نبیؐ کا میری زباں پر جو نام آئے
کہاں کہاں سے درود آئے سلام آئے

کروں زیارت میں روبرو تری روز آقاؐ
یوں زندگی میں وہ صبح آئے وہ شام آئے

کھڑا ہوا منتظر ہے کب سے تیرا دیوانہ
کوئی سندیسہ ہی آئے کوئی تو پیام آئے

میں روز جاتا ہوں مئے کدے میں اُمید لے کر
بھرا ہوا نہ سہی تو خالی ہی جام آئے

مقدر پہ میرے قاصرؔ رشک ہو جہاں کو
تیری محبت میں آقاؐ ایسا مقام آئے

☆☆☆

تیرےؐ لطف و کرم کی انتہا ہو رہی ہے
کہ اب نعت پہ نعت عطا ہو رہی ہے

خدا کرے کہ برستا رہے یہ ابرِ کرم
رفتہ رفتہ ویرانیٔ دل فنا ہو رہی ہے

میں اور کیا جانوں آدابِ ثناء خوانی کچھ
بیشک یہ مجھ پہ نظرِ مصطفیٰ ﷺ ہو رہی ہے

سمجھ رہا ہوں اب رفعتِ سدرہ و قوسین
پائے ناز سے شاید جبیں آشنا ہو رہی ہے

مٹ رہا ہوں جو اُن کے نام پہ قاصرؔ!
شاید زندگی داخلِ بقا ہو رہی ہے

☆☆☆

اُتر رہی ہے نعتِ سرورؐ قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟
ہے روبرو طیبہء انور قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟

اللہ اللہ یہ سبز گنبد کی دلکشی اور دلربائی
نہیں ہے بیتُ اللہ سے کم تر قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟

یہ ساری طیبہ کی جلوتیں ہیں حراء کی ساری یہ خلوتیں ہیں
لو روبرو ہیں تمام منظر قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟

وہ شہرِ طیبہ ہے رشکِ جنت ہے شہر سارا سراپا رحمت
حسین سارے ہیں بام اور در قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی؟

لٹا رہے ہیں وہ آقاؐ جنت وہ کر رہے ہیں بڑی عنایت
لے لو تم بھی جھولی بھر بھر قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟

وہ کررہے ہیں سب کے من کی پوری کیا سہہ سکو گے تم اُنؐ سے دوری
قاصر مانگ لو تم بھی طیبہ میں گھر قلم اُٹھا لو یہ دیر کیسی ؟

☆☆☆

خُدایا تجھے ہے واسطہ محمد ﷺ کا
مجھے دیدار ہو عطا محمد ﷺ کا

حسرت ہے میری دیدِ آقا
دکھا دے جلوہ محمد ﷺ کا

چوم لیتا ہوں اُس گھڑی
جب ہے نام آتا محمد ﷺ کا

اُس کی بخشش تو ہو چکی یارو!
دیا جس نے واسطہ محمد ﷺ کا

کیسے جلائے دوزخ اُسے
کلمہ جس نے پڑھا محمد ﷺ کا

چاند دو لخت ہے اشارے سے
یہ ادنیٰ سا معجزہ محمد ﷺ کا

قاصرؔ کو نہیں ہے فکر محشر
کیونکہ ہے آسرا محمد ﷺ کا

☆☆☆

بس مدینہ ہی میرا مقدر رہے
سدا قدموں میں تیرے میرا سر رہے

ہر گھڑی قرب تیرا ہی محسوس ہو
دل کا گلشن سدا یوں معنبر رہے

تیرے نعلین میری بہشتِ بریں
ان میں مولا ہمیشہ میرا گھر رہے

مجھ کو راس آیا نہ کوئی دیر و حرم
اس جبیں کو میسّر تیرا در رہے

ملے اذنِ مسافت تیرا یا نبیؐ
گھر اپنے میں قاصر پھر کیونکر رہے

☆☆☆

میٹھے مدنی کے در تیری کیا بات ہے
دو جہاں کا فخر تیری کیا بات ہے

لوگ ترسیں تیری قربتوں کیلئے
رحمتوں کے نگر تیری کیا بات ہے

مکہؔ کی عظمتیں ہیں حقیقت مگر
میرے آقا کا گھر تیری کیا بات ہے

بے خبر ہیں ملائیک تیری شان سے
شاہِ شق القمر تیری کیا بات ہے

اے شاہِ دوسرا یہ تیرے نقشِ پاء
ان پہ قربان سر تیری کیا بات ہے

ہیں سبھی انبیاؑ تیرے در کے گدا
اے شہہِ بحر و بر تیری کیا بات ہے

تو بھی جا دیکھ قاصر دیارِ نبیؐ
غمزدہ چشم تر تیری کیا بات ہے

☆☆☆

نظرِ کرم فرمائیے میرے حضور ﷺ
در پہ مجھے بلوائیے میرے حضور ﷺ

گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں
خود مجھے دفنائیے میرے حضور ﷺ

خواب ہو یا ہو حقیقت میں ظہور
جیسے بھی ہو آئیے میرے حضور ﷺ

اِک دفعہ کہہ دیجیئے اپنا غلام
اعزاز عطا فرمائیے میرے حضور ﷺ

بڑھ گئی ہے تشنگی حد سے کہیں
رحمت کا مینہ برسائیے میرے حضور ﷺ

دنیا کی ہوں بھیڑ میں بھٹکا ہوا
اپنا مجھے بنائیے میرے حضور ﷺ

ہے مدینہ راحتِ قلب و نظر
آنکھ سے دکھلائیے میرے حضور ﷺ

میں گناہوں میں رہا قاصر بہت
مجھکو بخشش چاہیئے میرے حضور ﷺ

☆☆☆

بٹھا دو میرے دل میں عکسِ مدینہ
سکھا دو محبت کا ہر اِک قرینہ

پردے نہ حائل ہوں میری نظر میں
عطا ہو بصیرت ملے چشمِ بینا

عشقِ نبیؐ کا یہ اعجاز دیکھو
کنارے لگاتا ہے ڈوبا سفینہ

ہُوا معتبر جو غلامِ نبیؐ ہے
یہ دیتے ہیں اعزاز شاہِ مدینہ

میں اپنے مقدر پہ نازاں ہوں قاصر
ملا اُن کا غم کا ہے مجھے خزینہ

☆☆☆

ہے خواہش ازل سے مدینے کو جاؤں
وہاں جا کے خواہش ہے واپس نہ آؤں

قدم ہیں جہاں تیرے میری جبیں ہو
میں چوکھٹ پہ تیری سدا سر جھکاؤں

تیری یہ نعتیں تیری یہ مدحت
تیرے ہی در پر تجھی کو سناؤں

گلی کوچے بازار و دربار دیکھوں
دلِ ناتواں کے میں ارماں مٹاؤں

سفر ہو میرا تو مدینہ تا کعبہ
میں کعبہ کو دیکھوں مدینہ کو جاؤں

گناہ گار قاصر سیاہ کار بھی ہوں
باجز تیرے دامن کہاں منہ چھپاؤں

☆☆☆

شاہِ مدینہ دیجیئے اجازت مدینے کی
دل میں مچل رہی ہے یہ حسرت مدینے کی

کہتا نہیں کہ پہنچ ہی جاؤں میں عرش تک
آقاؐ مجھے کراؤ بس زیارت مدینے کی

ہوں جن پہ مہرباں وہ جانِ جہاں کریمؐ
دے دیتے ہیں انہیں کو محبت مدینے کی

قسمت میں حاضری ہو یا احسان اتنا ہو
جائے نہ آقاؐ دل سے یہ چاہت مدینے کی

کیسے جلائے گی اُنھیں دوزخ کی تیز آگ
جس دل میں نقش ہوگئی صورت مدینے کی

کرتے ہیں بندگی تو یہ اہلِ زمیں بھی
سرِ عرش ہو رہی ہے عبادت مدینے کی

کعبے کی عظمتوں کو وہ سمجھے گا کیا بھلا
جس دل میں بس گئی ہو کدورت مدینے کی

ہیں لوگ پریشاں یہاں جنت کے واسطے
جنت کو ہے وہاں بھی ضرورت مدینے کی

گلزاروں میں وہ بہل ہی سکتے نہیں کبھی
میسر رہی ہو جن کو بھی خلوت مدینے کی

محشر کا شور اس لیے برپا ہے دوستو!
اللہ نے دکھانی ہے عظمت مدینے کی

اُمت حضورؐ کی جلے دوزخ کی آگ میں؟
کیسے کرے گوارہ یہ رحمت مدینے کی

دونوں جہان کچھ بھی نہیں ہیں آقاؐ کے سوا
دونوں جہانوں پہ ہے حکومت مدینے کی

جس پہ اُن کی نظر اُس کی نظر جہان پر
کیا سے کیا بنائے عنایت مدینے کی

کرب و بلا میں دیکھ کر قربانیٔ حسینؓ
سب انبیاء پکارے واہ نسبت مدینے کی

قرآں مہک رہا ہے محمد ﷺ کے نام سے
ہر ورق پر ہے دیکھیئے مدحت مدینے کی

نہ اترا تو قاصرؔ اپنی نعتوں پر کبھی
بے شک ہے تجھ پہ یہ عنایت مدینے کی

☆☆☆

آمنہؓ کے پھول پیارے رسولؐ ہو نظرِ التفات تو کیا بات ہے
تیرا لطف و کرم رہے دم دم جو میرے ساتھ تو کیا بات ہے

اُس کی چمکی قسمت نبی ﷺ جسے ملی تیرےؐ خیال کی گھڑی
تیرے ہی ذکر میں تیری ہی فکر میں گزریں دن رات تو کیا بات ہے

نہ کچھ خوف و خطر ہے نہ ہی اپنی فکر ہے یہ حسرت مجھ کو مگر ہے
تیرے خیال میں شوقِ وصال میں گزریں لمحات تو کیا بات ہے

کوئی خواہش نہ ہے آرزو جستجو دِل میں تُوؐ لب پہ تیریؐ گفتگو
تیرے ہی در کی صدقہ مولا علیؑ ملے جو سوغات تو کیا بات ہے

یہ جلوے حسیں ہیں بہت دلنشیں آپؐ جیسا کہیں کوئی ہرگز نہیں
جانِ جہاں سے اپنی ہی جاں سے ہو جو ملاقات تو کیا بات ہے

میرے دلربا مانگوں میں کیا تیرے سوا تجھ سے میں مصطفیٰ ﷺ
تیرے ہی در سے تیری نظر سے ملے جو خیرات تو کیا بات ہے

رب مصطفیٰ ﷺ ہے کرم تیرا کروں تیری ثناء میں پل پل خدا
محمد ﷺ کی شان میں جانِ جہان میں لکھوں جو نعت تو کیا بات ہے

نہ جاہ حشم نہ دینار و درہم میں تو چاہوں فقط تجھے شاہِ اُمم ﷺ
مدینے کی گداگری تیرے در کی چاکری ہو میری اوقات تو کیا بات ہے

فردوسِ بریں نہ خلدِ رنگیں حوریں حسیں نہ نظارے دلنشیں
تیرا غم آقا تیرے قدم آقا ہوں میری کائنات تو کیا بات ہے

بے شک نہ مسکراؤں نہ غزلیں گنگناؤں تیرے صدقے میں پل پل جاؤں
دن یا رات ہو کوئی بھی ساعت ہو لب پہ تیری بات تو کیا بات ہے

الحمد، صد شکر شام و سحر رہتی ہے قاصرؔ چشم تیری تر
تیرے انتظار میں فراقِ دلدار میں برسے جو برسات تو کیا بات ہے

☆☆☆

ہے صبح و مساء جستجوۓ مدینہ
ہو پوری میری آرزوۓ مدینہ

دلِ مضطرب اب سکوں پا رہا ہے
کرو حاجیو گفتگوۓ مدینہ

دلِ مضطرب یہ متاع ہو مبارک
ملی جو تجھے آرزوۓ مدینہ

انہیں دیکھتا ہوں میں حسرت سے آقاؑ
رواں کارواں ہیں جو سوۓ مدینہ

نہ بے آس ہونا کبھی تو اے قاصرؔ
ملے گا تجھے اذن کوۓ مدینہ

☆☆☆

تم تہمتیں لگاتے جاؤ
میری شان بڑھاتے جاؤ

نہ کر سکو گے کچھ بھی میرا
جھوٹ پہ جھوٹ اُٹھاتے جاؤ

اپنا ہی کرتے ہو مُنہ کالا
خود کو آئینہ دکھاتے جاؤ

نہ چھینو گے قربت میری
جتنا زور لگاتے جاؤ

اکٹھے ہو کر جھوٹے سب
سچ کو دار چڑھاتے جاؤ

مٹ جاؤ گے تم ہی اِک دِن
حق جتنا مٹاتے جاؤ

بلندی پر ہے حسینؓ کا سر
یزید مزید بناتے جاؤ

ختم نہ ہونگے اصغرؓ بالکل
کربل اور بساتے جاؤ

قاصر ہے سرفروشِ محمد ﷺ
میرا سر اُڑاتے جاؤ

☆☆☆

نجف ہو کربلا ہو یا شہر ہو نبیؐ کا
میں سگ ہوں پنجتن کا بردہ ہوں میں علیؑ کا

میرا ورد یا محمد ﷺ میرا ذکر یا علیؑ ہے
میں غلام ہوں نبیؐ کا دیوانہ ہوں علیؑ کا

آلِ نبیؐ ہو یا ہوں اصحابؓ پیارے پیارے
سب سے نیاز میری خادم ہوں ہر کسی کا

حسنینؑ، قاسمؑ، اکبرؑ، سجادؑ، غازیؑ، اصغرؑ
ایمان سے بھی پیارا ہر لعل ہے علیؑ کا

جو ہیں نبیؐ کو پیارے مالک ہیں وہ ہمارے
جاں سے عزیز ہے سگ سرکارؐ کی گلی کا

ہم کو ڈرا نہ زاہد دوزخ کی تلخیوں سے
وارث میرا نبیؐ ہے ہر اپنے اُمتی کا

امداد ہو ہماری بیچارگی بہت ہے
مشکل میں ہم ہیں آقاؐ کرو چارہ ہم سبھی کا

مجھ کو خرید کر تُم تجار کیا کرو گے
میں تو بنامِ آقاؐ ہوں بِک گیا کبھی کا

تجھے فکر کیا ہے قاصرؔ تجھ پہ نظر ہے اُنؐ کی
مرشد بھی راضی تجھ پہ سایہ ہے ہر ولی کا

☆☆☆

علیؑ کی جو مدح سرائی کرے گا
وہی بادشاہوں پہ شاہی کرے گا

زمانے میں وہ معتبر ہی رہے گا
علیؑ کے جو در کی گدائی کرے گا

حریم حرم کا بنا رازداں وہ
جو قلب و نظر کی صفائی کرے گا

وہ پہنچے گا میرے نبیؐ تک یقیناً
جو پہلے علیؑ تک رسائی کرے گا

وہی سرخرو ہو گا روزِ جزا بھی
جو در پہ تیرے جبہ سائی کرے گا

نجات اُس کی ہو گی نہ محشر میں یارو
مولاؑ سے جو بے وفائی کرے گا

علیؑ کہنے والے بنے ہیں ولی کئی
علیؑ یوں دلوں کی صفائی کرے گا

وردِ علیؑ چھینے ہوش وخرد سب
عشقِ علیؑ تو سودائی کرے گا

ہُوا قتل جو بھی ہو نامِ علیؑ پر
جنت میں وہ دلربائی کرے گا

پہنچ جاؤ گے بارگاہِ خدا میں
غمِ مرتضیٰؑ رہنمائی کرے گا

کانپیں گے تھر تھر زمانے کے ظالم
علیؑ جب بھی چہرہ نمائی کرے گا

ہرگز نہیں وہ علیؑ کا دیوانہ
جو خلقِ خدا سے برائی کرے گا

سلجھ جائیں گی گتھیاں پھر خرد کی
علیؑ پاک عقدہ کشائی کرے گا

زمانے میں وہ معتبر ہو گا قاصر
علیؑ جس کی مشکل کشائی کرے گا

☆☆☆

کیسے مِلے گا وہ میرے نبی ﷺ سے
الفت نہیں جس کو مولا علیؑ سے

کعبے میں قاصرؔ وہ جائے گا کیسے
واقف نہیں ہے جو تیری گلی سے

کام آئے کلمہ نہ سجدے نہ روزے
مودت نہ ہو جس کو آلِ نبی ﷺ سے

عرفانِ قدرت کا مخزن علیؑ ہے
پوچھو تو جا کر کسی بھی ولی سے

چاہو جو قاصرؔ مٹیں مشکلیں سب
محفل کو گرما دو نامِ علیؑ سے

☆☆☆

منقبت حضرت امام عالی مقام حُسینؑ ابن علیؓ

جس قافلے کا دوستو! ابنِ علیؑ سالار ہے
ہاں بالیقیں وہ قافلہ منزل سے ہمکنار ہے

ٹل جاتیں ہیں مصیبتیں ہٹ جاتیں ہیں رکاوٹیں
ہر رہروانِ شوق کا کرتا وہ بیڑا پار ہے

سب موت کی یہ دھمکیاں بے سود ہیں اُن کیلئے
شبیرؑ کے دیوانوں کو تو موت سے بھی پیار ہے

وہ وقت کے یزید سے نہ خوف کھائے گا کبھی
شبیرؑ کے غلام کا اعزاز ہی تو دار ہے

جس دل میں بھی مکین ہے مشکل کُشا مولا علیؑ
وہ بچ گیا خزاؤں سے اور سدا بہار ہے

قاصر علیؑ کے عشق میں کودا ہے جو بھی آگ میں
ہوگئی گلزار اُس کے واسطے ہر نار ہے

☆☆☆

جو مبتلاءِ محبتِ مولا علیؑ رہے
لا ریب اُس پہ سایہءِ دستِ نبیؐ رہے

ہیں مصطفیؐ کے مرتضیٰؑ اور مرتضیٰؑ کے مصطفیؐ
اک دوسرے سے پل نہ جدا یہ کبھی رہے

ہیں شہر علم آپؐ تو دروازہ ہے علیؑ
پھر درمیاں میں دوستو! کیسے کوئی رہے

پیش آئے کس طرح کوئی مشکل جہان میں
میری زباں پر نعرہءِ جب یا علیؑ رہے

دل میں رسول پاکؐ رہیں آنکھ میں علیؑ
قاصرؔ ہی بزمِ جاں میری یونہی سجی رہے

☆☆☆

منقبت حضرت سخی لعل شہباز قلندرؒ

دُکھوں نے گھیرا اگر ہے تجھ کو تو جا قلندرؒ کی بارگاہ میں
ہر ایک پوری تمہاری ہوگی دُعا قلندرؒ کی بارگاہ میں

ہے لا دوا اگر مرض تمہارا کبھی بھی مایوس تم نہ ہونا
کئی بیماروں کو ملتی دیکھی شفا قلندرؒ کی بارگاہ میں

ہے کتنی اعلیٰ و ارفع لوگو! دہلیزِ شہبازِ پاکؒ دیکھو
ولی بھی بیٹھے ادب سے ہیں سر جھکا قلندرؒ کی بارگاہ میں

نصیب بگڑے بنے یہاں پر اور ٹوٹے دل بھی جڑے یہاں پر
کہ ہم نے کیا کیا ہے دیکھا اس کے سوا قلندرؒ کی بارگاہ میں

مزارِ اقدس پہ جو گیا ہے تو آکے اُس نے یہی کہا ہے
سکون ہی ہے سکون ہر سو بڑا قلندرؒ کی بارگاہ میں

کریم ایسا کہ بھر دے دامن بغیر مانگے ہی سائلوں کے
بغیر تفریق ہوا ہے سب کو عطا قلندرؒ کی بارگاہ میں

ہُوا حقیقت سے آشنا وہ علیؑ سے بھی بالیقیں ملا وہ
دھمال ڈالے جو ہو کے حاضر گیا قلندرؒ کی بارگاہ میں

ہے رقصاں میری یہ نس نس بیان ہوتا نہیں ہے کچھ بس
یہ کیسا کیف و سرور مجھ کو ملا قلندرؒ کی بارگاہ میں

کہے یہ قاصر کا قلب آقا یونہی رہے بس یہ قرب تیرا
پڑا رہوں مست ہو کے میں یوں سدا قلندرؒ کی بارگاہ میں

☆☆☆

ہر دم ہے میرے دل میں چاہت فریدؒ کی
بیشک ہے مجھ پہ نظرِ عنایت فریدؒ کی

یہ آپ کا کرم نہیں تو پھر ہے اور کیا ؟
مجھ کو ملی جو اس قدر الفت فریدؒ کی

ادنیٰ سے ایک ذرے کو پہنچا دیا کہاں
پھر کیوں نہ دل سے میں کروں مدحت فریدؒ کی

جس کو درِ فریدؒ ملا اُس نے یہی کہا
سارے جہاں سے بڑھ کے سخاوت فریدؒ کی

مانے نہ کوئی مانے ایماں ہے یہی میرا
قربت حضورؐ کی ہوئی قربت فریدؒ کی

دُھل جائیں پھر اُسی کے تو سارے گناہ نہ کیوں
ہو جائے جو کسی کو زیارت فریدؒ کی

بخشش کی فکر وہ کرے جس کا نہ ہو کوئی
قاصرؔ کو کافی ہے بس نسبت فریدؒ کی

☆☆☆

بے شک بے نشاں و بے نام ہوں
مگر فریدؒ کا ادنیٰ غلام ہوں

ہے اوقات میری فقط یہی
درِ فریدؒ کا سگِ عام ہوں

اُن کی چاکری ہے رُتبہ میرا
اِسی لیے ذی احترام ہوں

جسے دیکھ کر ہوں رندمست
مئے خانہ ءِ فریدؒ کا وہ جام ہوں

میرے خواجہؒ کی ہے کرم نوازی
قاصرؔ اُن کے حضور صبح و شام ہوں

☆☆☆

میرے آقا میرے رہبر میرے خواجہؒ
میرے مُرشد میرے دلبر میرے خواجہؒ

سارے کامل سارے اکمل سر آنکھوں پر
آپؒ ہیں لیکن چیزِ دیگر میرے خواجہؒ

جن کو تُجھ سے نسبت ہے وہ پاک ہوئے ہیں
میں ہوں تیرا ادنیٰ چاکر میرے خواجہؒ

مُتلاشی ہے آج بھی جسکا سارا عالم
رہتے ہیں وہ تیرے ہی گھر میرے خواجہؒ

پھیلایا ہے دامن جس نے تیرے در پر
تو نے اُس کی جھولی دی بھر میرے خواجہؒ

جود وسخا میں، حلم وحیا میں، فقر وغنا میں
نہیں ہے کوئی تُجھ سے بڑھ کر میرے خواجہؒ

اس کے سوا نہ حسرت اور نہ خواہش میری
تیرا ہو در میرا ہو سر میرے خواجہؒ

میر و غالبؔ، داغؔ و سوداؔ جتنے بھی ہیں
تجھ سا نہیں ہے کوئی سخنور میرے خواجہؒ

تیرے یہ اشعار ہیں یا تفسیرِ قرآں؟
علم و عرفاں کا ہو مظہر میرے خواجہؒ

عُشاقِ محمد ﷺ تو بے حد ہیں دنیا میں
تم ہو سب عُشاق سے برتر میرے خواجہؒ

اُس کی چوکھٹ چوم رہے ہیں دنیا والے
جس نے چوما تیرا ہے در میرے خواجہؒ

میری یہ اوقات، میری پہچان ہے تُو
فیضِ نظر ہے تیرا مجھ پر میرے خواجہؒ

شاہ و والی، ادنیٰ، عالی تیرے سوالی
قاصرؔ بھی ہے تیرا گدا گر میرے خواجہؒ

☆☆☆

پھر بلا کے مجھ کو قدموں میں بٹھاؤ یا فریدؒ
جو بھی حائل ہیں سبھی پردے ہٹاؤ یا فریدؒ

ایک مدت سے ہوں پیاسا میرے مُرشد میرے آقا
صدقہ نازکؒ پاک سینے سے لگاؤ یا فریدؒ

آپکی جو دید ہے واللہ وہ میری عید ہے
ہے قسم تم کو مجھے جلوہ دکھاؤ یا فریدؒ

جس کی جو ہے جستجو ہو پوری سب کی آرزو
جو بھی تیرے پاس ہے سب کو دکھاؤ یا فریدؒ

میں ہوں قاصؔر مجھ کو ہرگز دعوئ پاکی کا نہیں
سرتا پاء ہیں لرزشیں مجھ کو بچاؤ یا فریدؒ

☆☆☆

اتنا کرم تو مجھ پہ مولا ضرور ہو
در پاک کی تو حاضری میرے حضور ہو

تیری عنایتوں کی نہیں یوں تو حد کوئی
لیکن تکلف آج آقا مجھ سے دور ہو

میں جب بھی آؤں کوچہ اقدس میں یا فریدؒ
آنکھیں ہوں اشکبار تو دل کو سرور ہو

کرتے ہیں آپ درد کے ماروں کی رہبری
ہو جائے وہ نہال جو جتنا بھی چور ہو

نہیں سوال کوئی اس کرم کے سوا
مجھ کو عطا بس آپ کی الفت حضور ہو

بوقت الوداع یہی کہتے ہیں وہ سدا
قاصر بلاؤں گا پھر نہ تو رنجور ہو

☆☆☆

نذرانہ عقیدت بحضور مُرشد مخدوم ڈاکٹر محمد حسین سائیں

کھینچ لاتی ہے ہمیں الفت حسین کی
دیکھی نہیں جاتی مگر حالت حسین کی

آنکھیں لہو لہو میری جگر ہے خونچکاں
ایسی ہوئی ہے واللہ اب صورت حسین کی

بجھے بجھے سے رہتے ہیں اب تو میرے حسین
لوٹی کسی بدبخت نے راحت حسین کی

ایسی لگی ہے چوٹ کہ افسردہ ہو گئے
تھی دکھوں میں مُسکرانا تو عادت حسین کی

کوہِ غم ہیں سر پہ پھر بھی ہیں متبسم
ہے کتنی بے مثال مروت حسین کی

جنبش کریں ذرہ لب تو دشمن نابود ہو
مگر بددعا نہ دی ہے شرافت حسین کی

کچھ بھی نہ ہاتھ آیا دشمن کو دشمنی سے
لیکن بڑھی ہے دن بدن شوکت حسین کی

دیوانہ ہے انہی کا جس کو بھی دیکھتا ہوں
ہر دل میں گھر گئی ہے چاہت حسین کی

حاسد ہوا ہے رُسوا سب نے یہی ہے دیکھا
کم کر سکا نہ کوئی عزت حسین کی

چھپائے چھپے یہ کیسے مقامِ حسین اب
گھر گھر گلی گلی میں ہے شہرت حسین کی

اپنا جسے بنائیں ہر حال میں نبھائیں
بے مثل پیت پال ہے سیرت حسین کی

تسلیم و رضا کے خوگر مہر و وفا کے پیکر
ہر وصف سے مزین ہے حقیقت حسین کی

خود سے نہیں فقط ملا دیتے ہیں یہ خدا سے
پُر فیض کتنی ارفع ہے صحبت حسین کی

سائل جو بھی گیا ہے پھر بن گیا تونگر
ہر اک گماں سے بڑھ کے سخاوت حسین کی

ہراساں نہ کر سکو گے میرے حسین کو یزیدو
جاں پہ ہی کھیلنا ہے فطرت حسین کی

ہر اِک بلا سے ہو گیا محفوظ وہ یقیناً
جس کو بھی ہو گئی ہے زیارت حسین کی

مہرباں علیؓ ہیں اور راضی ہیں واصفؒ پیر بھی
کن رفعتوں پہ پہنچی ہے قسمت حسین کی

آؤ دیوانو مل کے مانگیں یہ سب دعا
رکھے خدا اسلامت صحت حسین کی

ہو خوش نصیب قاصرؔ خوش بخت بھی ہو تم
بخشی خدا نے تجھ کو ہے نسبت حسین کی

☆☆☆

زادِ سفر

کے خالق

حضرت فیاض حسین قاصر فریدی واصفیؒ

آپ کا اصل نام "فیاض حسین خان" تھا۔ شاعری میں تخلص "قاصر" کرتے تھے۔ سلسلہ چشتیہ کے آفتاب معرفت سلطان العاشقین حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے والہانہ عشق، محبت اور باطنی تعلق کی بنا پر اپنے ادبی نام قاصر کے ساتھ فریدی نسبت رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت صالح محمد اویسیؒ کے دست حق پرست پر بیعت اور کسب فیض کیا۔ اپنے پیر و مرشد کے وصال کے بعد آپ کا تعلق ڈاکٹر مخدوم محمد حسین صاحب سے قائم ہوا۔ اور آپ کے مرشد حضرت واصف علی واصفؒ صاحب سے بھی بے حد متاثر تھے یہی وجہ ہے کہ اپنے نعتیہ مجموعہ میں اپنے نام کے ساتھ "واصفی" نسبت کا اضافہ فرمایا۔

28 فروری 1957 کو ڈیرہ شمس گاؤں میں فدا حسین خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں وقت کے درویش اور صوفی بزرگ حضرت سید محمود شاہ سافر بخاری سے حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول چوک بہادر پور، ایف اے خواجہ فرید گورنمنٹ کالج رحیم یار خان سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ درس و تدریس کے مقدس شعبہ سے منسلک ہو گئے۔ سرائیکی ادب میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ سرائیکی ادبی دنیا میں آپ کو "امام نثر" کہا جاتا ہے۔ آپ نے سرائیکی میں افسانے، ناول اور مکالے پر شاہکار تصانیف یادگار چھوڑیں۔ سرائیکی لغت آپ کا ایک نمایاں کارنامہ ہے آپ کی زندگی عشق رسول ﷺ سے سرشار تھی۔ آپ نے بے شمار نوجوانوں کے اندر شمع عشق رسول ﷺ روشن کی۔ آپ اپنے مرشد سے بے پناہ محبت کی وجہ سے فنافی الشیخ اور سرور دو عالم ﷺ کی محبت میں فنافی الرسول ﷺ کے مقام پر فائز تھے۔

زیر نظر نعتیہ مجموعہ کلام آپ کے عشق رسول ﷺ کا مظہر ہے۔ آپ فراق رسول ﷺ میں دن رات گریہ کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کا فانی جسم بشری تقاضوں سے آزاد ہونے لگا۔ آپ کی بیقرار روح اور مضطرب دل نے بارگاہ سرکار دو عالم ﷺ میں حاضر ہونے کی ٹھانی۔

نہ ہی زاہد نہ عابد ہوں نہ ہی میں میر و سلطاں ہوں
مبارک دو مجھے آ کے محمد ﷺ کا ثنا خواں ہوں
تڑپتی ہے دلِ قاصر میں ہر لحظہ یہی حسرت
کٹے سر نام پہ تیرے اسی خواہش میں قرباں ہوں

عشق رسول ﷺ میں آپ شہید عشق رسول ﷺ کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے 23 [illegible] 2010ء بروز منگل [illegible] [illegible]